Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 28

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

8؍شوال 1437 ہجری قمری 14؍وفا 1395 ہجری شمسی 14؍جولائی 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔ حضور انور نے 8؍جولائی 2016ء کو مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ہم نے اوّل سے آخر تک قرآن شریف کو غور سے دیکھا ہے اور توجہ سے دیکھا اور بار بار دیکھا اور اس کے معانی میں خوب تدبر کیا ہے ہمیں بدیہی طور پر یہ معلوم ہوا ہے کہ قرآن شریف میں جس قدر صفات اور افعال الٰہیہ کا ذکر ہے ان سب صفات کا موصوف اسم اللہ ٹھہرایا گیا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ وہ امر جو عبدالحکیم خان کی ضلالت کا باعث ہوا ہے جس کی وجہ سے اُس کو یہ خیال گذرا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ضرورت نہیں وہ قرآن شریف کی ایک آیت کی غلط فہمی ہے جو باعث کمی علم اور کمی تدبر کے اُس سے ظہور میں آئی اور وہ آیت یہ ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِیۡنَ ہَادُوۡا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔

(ترجمہ) یعنی جو لوگ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور جو لوگ یہود و نصاریٰ اور ستارہ پرست ہیں، جو شخص اُن میں سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے گا اور اعمال صالحہ بجالائے گا خدا اُس کو ضائع نہیں کرے گا اور ایسے لوگوں کا اَجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور اُن کو کچھ خوف نہیں ہوگا اور نہ غم۔ ☆

یہ آیت ہے جس سے بباعث نادانی اور کج فہمی یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ یہ لوگ اپنے نفسِ امّارہ کے پیرو ہو کر محکمات اور بینات قرآنی کی مخالفت کرتے ہیں اور اسلام سے خارج ہونے کے لئے متشابہات کی پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ اُن کو یاد رہے کہ اِس آیت سے وہ کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانا اِس بات کو مستلزم پڑا ہوا ہے کہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جائے۔ وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اللہ کے نام کی قرآن شریف میں یہ تعریف کی ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جو ربّ العالمین اور رحمن اور رحیم ہے جس نے زمین اور آسمان کو چھ دن میں بنایا اور آدم کو پیدا کیا اور رسول بھیجے اور کتابیں بھیجیں اور سب کے آخر حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو خاتم الانبیاء اور خیر الرسل ہے اور یوم آخر قرآن شریف کی رُو سے یہ ہے جس میں مُردے جی اُٹھیں گے اور پھر ایک فریق بہشت میں داخل کیا جائے گا جو جسمانی اور روحانی نعمت کی جگہ ہے اور ایک فریق دوزخ میں داخل کیا جاوے گا جو روحانی اور جسمانی عذاب کی جگہ ہے اور خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ اس یوم آخر پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جو اِس کتاب پر ایمان لاتے ہیں۔

پس جبکہ اللہ تعالیٰ نے خود لفظ اللہ اور یوم آخر کے بتصریح ایسے معنی کر دیئے جو اسلام سے مخصوص ہیں تو جو شخص اللہ پر ایمان لائے گا اور یوم آخر پر ایمان لائے گا اُس کے لئے یہ لازمی امر ہوگا کہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاوے اور کسی کا اختیار نہیں ہے کہ ان معنوں کو بدل ڈالے اور ہم اس بات کے مجاز نہیں ہیں کہ اپنی طرف سے کوئی ایسے معنی ایجاد کریں کہ جو قرآن شریف کے بیان کردہ معنوں سے مغائر اور مخالف ہوں ہم نے اوّل سے آخر تک قرآن شریف کو غور سے دیکھا ہے اور توجہ سے دیکھا اور بار بار دیکھا اور اس کے معانی میں خوب تدبر کیا ہے ہمیں بدیہی طور پر یہ معلوم ہوا ہے کہ قرآن شریف میں جس قدر صفات اور افعال الٰہیہ کا ذکر ہے ان سب صفات کا موصوف اسم اللہ ٹھہرایا گیا ہے۔ مثلاً کہا گیا ہے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ ایسا ہی اس قسم کی اور بہت سی آیات ہیں جن میں یہ بیان ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے قرآن اُتارا۔ اللہ وہ ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ پس جبکہ قرآنی اصطلاح میں اللہ کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے لہٰذا یہ ضروری ہے کہ جو شخص اللہ پر ایمان لاوے تبھی اُس کا ایمان معتبر اور صحیح سمجھا جائے گا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاوے۔ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں یہ نہیں فرمایا کہ مَنۡ اٰمَنَ بِالرَّحۡمٰنِ یا مَنۡ اٰمَنَ بِالرَّحِیۡمِ یا مَنۡ اٰمَنَ بِالۡکَرِیۡمِ بلکہ یہ فرمایا کہ من اٰمن باللہ اور اللہ سے مراد وہ ذات ہے جو مستجمع جمیع صفات کاملہ ہے اور ایک عظیم الشان صفت اُس کی یہ ہے کہ اُس نے قرآن شریف کو اُتارا۔ اس صورت میں ہم صرف ایسے شخص کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ وہ اللہ پر ایمان لایا جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا ہو اور قرآن شریف پر بھی ایمان لایا ہو۔ اگر کوئی کہے کہ پھر اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کے کیا معنی ہوئے تو یاد رہے کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ جو لوگ محض خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اُن کا ایمان معتبر نہیں ہے۔ جب تک خدا کے رسول پر ایمان نہ لاویں یا جب تک اُس ایمان کو کامل نہ کریں۔ اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف میں اختلاف نہیں ہے۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ صدہا آیتوں میں تو خدا تعالیٰ یہ فرماوے کہ صرف توحید کافی نہیں ہے بلکہ اُس کے نبی پر ایمان لانا نجات کے لئے ضروری ہے بجُز اس صورت کے کہ کوئی اس نبی سے بیخبر رہا ہو اور پھر کسی ایک آیت میں برخلاف اِس کے یہ بتلاوے کہ صرف توحید سے ہی نجات ہو سکتی ہے۔ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی کچھ ضرورت نہیں اور طُرفہ یہ کہ اس آیت میں توحید کا ذکر بھی نہیں۔ اگر توحید مُراد ہوتی تو یُوں کہنا چاہئے تھا کہ مَنۡ اٰمَنَ بِالتَّوۡحِیۡدِ ۔ مگر آیت کا تو یہ لفظ ہے کہ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ ۔ پس اٰمَنَ بِاللّٰہِ کا فقرہ ہم پر یہ واجب کرتا ہے کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ قرآن شریف میں اللہ کا لفظ کن معنوں پر آتا ہے۔ ہماری دیانت کا یہ تقاضا ہونا چاہئے کہ جب ہمیں خود قرآن سے ہی یہ معلوم ہوا کہ اللہ کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے قرآن بھیجا اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تو ہم اُسی معنی کو قبول کرلیں جو قرآن شریف نے بیان کئے اور خودروی اختیار نہ کریں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ نمبر 144 تا 147)

☆ اگر اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ صرف توحید کافی ہے تو پھر مفصلہ ذیل آیت سے یہ ثابت ہوگا کہ شرک وغیرہ سب گناہ بغیر توبہ کے بخشے جائیں گے اور وہ آیت یہ ہے۔ قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ منہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

نکاح کے موقعہ پر لڑکے اور لڑکی کو اور ان کے خاندانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس خوشی کے موقعہ پر جبکہ وہ نئے رشتہ میں پروئے جارہے ہوں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھو، اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو، سچائی پر قائم رہو، رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھو، ایک دوسرے کے ساتھ ایسی بات کہو جو سچ ہو، قول سدید ہو اور ہمیشہ یہ یاد رکھو کہ تمہاری نظر صرف اِس دُنیا کی طرف نہ ہو بلکہ اپنی نسلوں کی تربیت اور اپنی بقا کیلئے بھی آئندہ پہ نظر رکھو

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26؍اپریل 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں تین نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح کے موقعہ پر دونوں فریقین کو، لڑکے کو اور لڑکی کو اور ان کے خاندانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس خوشی کے موقعہ پر جبکہ وہ نئے رشتہ میں پروئے جارہے ہوں یہ نصیحت فرمائی اور ان احکامات کی کچھ تفصیل دی ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھو اور اس رضا کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ سچائی پر قائم رہو۔ رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھو۔ ایک دوسرے کے ساتھ ایسی بات کہو جو سچ ہو، قول سدید ہو اور ہمیشہ یہ یاد رکھو کہ تمہاری نظر صرف اس دنیا کی طرف نہ ہو بلکہ اپنی نسلوں کی تربیت کیلئے بھی اور اپنی بقا کیلئے بھی آئندہ پہ نظر رکھو۔ پس یہ باتیں ہر نئے شادی شدہ جوڑے کو یاد رکھنی چاہئیں۔ اگر اس طرح زندگیاں گزاریں گے، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر شادیاں قائم رہتی ہیں اور کامیاب ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ رابعہ عمیر بنت مکرم جمیل احمد شیخ صاحب مرحوم لاہور کا ہے جو عزیزم احمد نعیم زکریا بھٹی ابن مکرم فہیم بھٹی صاحب کے ساتھ سات ہزار ایک سو گیارہ پونڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

رابعہ عمیر، عمیر صاحب شہید کی بیوہ ہیں، جو اٹھائیس مئی کو لاہور میں شہید ہوئے تھے۔ اور اس لحاظ سے زکریا بھٹی صاحب نے یہ بڑا اچھا فیصلہ کیا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جان، مال، وقت اور قربانی کا جو عہد ہم کرتے ہیں وہ عہد تو کر لیتے ہیں لیکن پھر بھی فکر رہتی ہے۔ جان کی قربانی کیلئے آدمی تیار تو ہوتا ہے لیکن اگر شادی شدہ ہے تو یہ فکر ہے کہ میرے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا۔ پرانے زمانہ میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ جب اپنی زندگیاں قربان کرتے تھے تو ان کو مالی اور اقتصادی لحاظ سے بھی یہ فکر نہیں ہوتی تھی کہ ہمارے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا۔ اس لحاظ سے وہ بے فکر تھے کہ ہمارے بیوی بچے سنبھالے جائیں گے اور اس لحاظ سے بھی بے فکر تھے کہ ان کی شادی آگے کہیں ہوجائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس قربانی کرنے والے، جماعت کی خاطر، دین کی خاطر قربانی کرنے والے لوگ جو ہیں ان میں یہ روح قائم کرنے کیلئے بڑا ضروری ہے کہ ان کو ان کے بیوی بچوں کی طرف سے بے فکر کیا جائے۔ اور بعض حالات ایسے ہوتے ہیں کہ شادیاں نہیں بھی ہوتیں لیکن پھر کم ازکم نظام جماعت انکو اقتصادی لحاظ سے سنبھالے۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھے۔ لیکن جب شادیاں ہو جائیں تو پھر جیسا کہ عزیزہ رابعہ کے دو بچے بھی ہیں ان کو سنبھالنا، ان کی نیک تربیت کرنا یہ ایک بہت نیکی کا کام ہے جس کی توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل سے زکریا بھٹی کو مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو یہ رشتہ نبھانے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور دونوں فریق ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ مکرم منیر جاوید صاحب عزیزہ رابعہ عمیر کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ خنساء مبشر بنت مکرم مبشر احمد صاحب ساہی کینیڈا کا ہے جو عزیزم توصیف احمد (واقف نو) ابن مکرم طارق سجاد صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پہ طے پایا ہے۔ خنساء مبشر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی کی پڑپوتی ہیں اور توصیف احمد بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی کے پڑنواسے ہیں۔ اور ان کے نانا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں مالی قربانی میں بڑے پیش پیش ہیں۔ اور خدمت دین کو انہوں نے ہر چیز پر مقدم رکھا ہے اور ان کے والد بھی خدمت کرتے رہے ہیں۔ یہ خود بھی اس وقت تک جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو آئندہ بھی خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے رشتے نبھانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ درثمین بشریٰ بنت مکرم محمد یاسین صاحب کا ہے جو واقفہ نو ہیں اور یہ عزیزم زوہیب احمد ابن مکرم امجد احمد صاحب کے ساتھ سات ہزار پونڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یاسین صاحب گزشتہ دس سال سے الفضل میں رضا کارانہ طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔ شعبہ ضیافت کی ٹیم میں بھی شامل ہیں۔ ماشاء اللہ حکیم بھی ہیں اور اچھے Cook بھی ہیں۔ جہاں جماعتی کام کی ضرورت ہو اچھی خدمت کرتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ گھر میں کھانا پکاتے ہوں گے۔ اور زوہیب احمد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ میں خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم رمئی 2016 بروز اتوار نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ شاہدہ بٹ صاحبہ

(اہلیہ مکرم اظہر محمود بٹ صاحب، اپسم، یوکے)

29؍اپریل 2016 کو 57 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت ہنس مکھ، محنتی، صابرہ وشاکرہ، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ کو جلسہ سالانہ کی ضیافت ٹیم میں خدمت کے علاوہ مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد ناصر خان صاحب نائب امیر جماعت یوکے وافسر جلسہ سالانہ کی بہن تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ اللہ جوائی صاحبہ

(اہلیہ مکرم ملک سلطان احمد صاحب مرحوم، کینیڈا)

24؍مارچ 2016 کو 94 سال کی عمر میں ٹورانٹو میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے اپنی شادی کے بعد قرآن کریم ناظرہ پڑھنا سیکھا اور پھر باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنا آپ کا معمول تھا۔ اپنے گاؤں اور وسیع خاندان میں ہمدرد اور صائب الرائے ہونے کی وجہ سے معروف تھیں۔ عورتیں آپ سے ذاتی مشورے لیتیں۔ جہاں مدد کی ضرورت ہوتی مدد بھی کرتیں۔ بڑی نیک، متقی، صابرہ اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ تعمیر مساجد فنڈ اور دیگر تحریکات میں دل کھول کر قربانی پیش کرتی تھیں۔ مرحومہ کو خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ کو عمرہ اور روضۂ رسول کی زیارت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ملک لال خان صاحب (امیر کینیڈا) کی والدہ تھیں۔

(2) مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب

(آف لویری والا گوجرانوالہ، حال ہالینڈ)

6؍اپریل 2016 کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے دادا حضرت احمد یار صاحبؓ اور دادی حضرت مہتاب بی بی صاحبہؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ تشریف آوری کے موقعہ پر بیعت کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ مرحوم 1987 سے ہالینڈ میں مقیم تھے۔ آپ نے جماعت ہالینڈ میں صدر جماعت، نیشنل سیکرٹری تربیت، نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ، صدر انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ ہالینڈ میں قضا کا نظام شروع ہوا تو پہلے قاضی مقرر ہوئے اور تا دمِ وفات یہ ذمہ داری نبھاتے رہے۔ شعبہ سمعی بصری میں بھی لمبا عرصہ خاص خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم دعا گو، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت شفیق، باہمت اور نیک انسان تھے۔ روزانہ لمبا وقت تلاوت قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ کیا کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بھی تین بار مطالعہ کرنے کی توفیق پائی۔ آپ کو خلافت سے بے پناہ محبت تھی اور اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنا بھی آپ کا معمول تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیویوں کے علاوہ چھ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ماسٹر عبد القدوس صاحب شہید کے والد تھے۔

(3) مکرم عبداللطیف صاحب

(ابن مکرم فضل احمد صاحب آف دولیاہ جٹاں، کشمیر)

30؍دسمبر 2015 کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلافت کے شیدائی اور پُر جوش داعی الی اللہ تھے۔ بڑے سادہ مزاج، صلح جو، مہمان

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

دعاؤں کی قبولیت کیلئے اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اسے سب قدرتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس سے مانگنا اور اس کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے
اللہ تعالیٰ کے کیا احکامات ہیں۔اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام حکم، تمام اَوامر و نَواہی موجود ہیں

قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں جن کے کرنے یا نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے
جن کی ہمیں وقتاً فوقتاً جگالی کرتے رہنا چاہئے، دہراتے رہنا چاہئے۔اِس وقت مَیں نے بعض احکامات لئے ہیں
سب سے بنیادی حکم جو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور جو انسان کی پیدائش کا مقصد بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے

مساجد میں نماز با جماعت ادا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے حکم ہے۔پس اس رمضان میں واقفین زندگی جن کا عہد ہے کہ ہم دین کو دُنیا پر مقدم کرنے والوں میں، سب سے آگے رہنے والوں میں سے ہونے کی اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ کوشش کریں گے اور عہدیدار جن پر افراد کی نظر ہے اور ان کو انہوں نے چنا بھی اس لئے ہوا ہے، منتخب کیا ہے کہ ہم میں سے بہتر ہیں وہ ایک نمونہ ہونا چاہئیں۔ان کو اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ صرف رمضان میں ہی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت پر زور نہیں دینا اور دن ہی نہ گنتے رہیں کہ باقی تیرہ دن رہ گئے یا بارہ دن رہ گئے تو ہم اپنی پرانی روش پہ یا روٹین پہ آ جائیں گے بلکہ یہ کوشش ہو کہ اس رمضان کی تربیت اور مجاہدہ نے ہم میں جو عبادتوں کی طرف توجہ میں بہتری پیدا کی ہے اسے ہم نے اب مستقل زندگی کا حصہ بنانا ہے

حقوق ہر طرح کے ادا ہونے چاہئیں لیکن مقصد جو پیدائش کا ہے اس کو بہر حال سامنے رکھنا چاہئے

ہم میں سے ہر ایک کو یہ فکر سب سے زیادہ مقدم رکھنی چاہئے کہ ہم اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں
اس رمضان میں بھی اور رمضان کے بعد بھی ہماری توجہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رہے اور اس کیلئے جو مسجدوں کی آبادی کا حکم ہے اسے ہم اپنے سامنے رکھیں

پھر ایک حکم قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عہدوں کو پورا کرنے اور ان کی پابندی کا دیا ہے، اس میں خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد بھی ہیں اور بندوں کے عہد بھی

اس مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ایک مومن نے اپنے تمام عہدوں اور معاہدوں کو پورا کرنا ہے۔اگر اس بات کی اہمیت اور حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو ہر قسم کے جھگڑوں اور دھوکہ دہیوں اور الزامات سے ہمارا معاشرہ پاک ہو سکتا ہے۔عائلی معاملات میں بھی جو مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ بھی کبھی پیدا نہ ہوں کیونکہ وہاں بھی عہد توڑے جا رہے ہوتے ہیں

معاہدوں کو جب انسان توڑتا ہے تو جھوٹ کا سہارا لیتا ہے اور جھوٹ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بڑا سخت انذار فرما کر اس سے بچنے کا حکم دیا ہے

اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہ حکم ہے اور متقیوں کی اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ
وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَ الۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ (آل عمران:135) غصہ کو دبانے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بدظنی اور تجسّس سے بچنے اور غیبت نہ کرنے کا بھی حکم دیا ہے

پس رمضان میں جب ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں، اس کا قرب ہمیں ملے، اپنی دعاؤں کو ہم قبول ہوتا ہوا دیکھیں تو ان برائیوں سے بچنے کی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی ہمیں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے تمام احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس کا قرب حاصل کرنے والے ہوں اور رمضان کے بعد بھی ہم میں یہ نیکیاں قائم رہیں۔ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی عابد بنیں اور ہم اسی کی کامل فرمانبرداری اختیار کرنے والے ہوں

مکرم چوہدری خلیق احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب حلقہ گلزار ہجری ضلع کراچی کی شہادت، شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24 / جون 2016ء بمطابق 24 احسان 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں اس بات کا ذکر ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اسے سب قدرتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس سے مانگنا اور اس کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ کے کیا احکامات ہیں۔گزشتہ خطبہ میں بھی ذکر ہو چکا ہے کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام حکم، تمام اوامر و نواہی موجود ہیں۔اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا کہ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ کہ میرے بندے میرے حکم کو قبول کریں۔وہ حکم جو قرآن کریم میں موجود ہیں انہیں قبول کریں۔اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ دعائیں بھی قبول کرے گا اور رُشد بھی حاصل ہوگا۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخر میں کیا نتیجہ نکلے گا۔لَعَلَّھُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ۔تا کہ وہ بندے ہدایت پائیں اور اس ہدایت کی وجہ سے میرے قرب کے نظارے دیکھیں۔وہ سیدھے راستے پر چلنے والے ہوں۔ان کی رہنمائی ہو۔نیکیوں پر چلنے والے ہوں۔برائیوں سے بچنے والے ہوں۔اپنے مقصد پیدائش کو بھی پورا کرنے والے ہوں اور اعلیٰ اخلاق پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کے حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔کیا ان چیزوں کی ضرورت صرف رمضان میں ہے جس کے ساتھ خاص ذکر کیا گیا ہے؟ اگر ہم رمضان میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کریں گے تو کیا پھر مستقل ہدایت یافتہ ہو جائیں گے کہ صرف رمضان میں عمل کر لیا؟ رمضان تو ان باتوں کے لئے خاص طور پر یاددہانی کے لئے آتا ہے

اور آیا ہے کہ اس تربیتی اور مجاہدہ کے مہینہ میں ہم تربیت لے کر، مجاہدہ کر کے یا مجاہدہ کرنے کی کوشش کر کے ایک دوسرے کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے راستے تلاش کریں۔ اجتماعی اور انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر کے اس کے ہم قریب ہوں اور اپنی دعاؤں کی قبولیت کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں تا کہ پھر ہم مستقل اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکیں۔ ہم میں سے بعض بہتر عمل کرنے والے ہیں، بہتر عبادتیں کرنے والے ہیں، بہتر اخلاق والے ہیں۔ اس لئے جب جمع ہوتے ہیں، اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو اجتماعی طور پر ان دنوں میں دیکھنے کا موقع ملتا ہے تو اس سے اپنی حالت کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں جن کے کرنے یا نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے جن کی ہمیں وقتاً فوقتاً جگالی کرتے رہنا چاہئے، دہراتے رہنا چاہئے۔ اِس وقت مَیں نے بعض احکامات لئے ہیں۔

سب سے بنیادی حکم جو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور جو انسان کی پیدائش کا مقصد بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے کہ ’’مَیں نے جن و اِنس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری پرستش کریں‘‘۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 185 حاشیہ)

اس مضمون کو میں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں۔ بار بار اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں لیکن ہم میں سے بہت سے چند دن اسے یاد رکھتے ہیں پھر بھول جاتے ہیں حتی کہ میرے علم میں بھی ہے، اور مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض واقفین زندگی بلکہ وہ جنہوں نے دینی علم بھی حاصل کیا ہوا ہے اور علمی لحاظ سے اس کی اہمیت کو سمجھتے بھی ہیں وہ بھی اس طرح توجہ نہیں دیتے جس طرح توجہ دینی چاہئے۔ پھر جماعتی عہدیدار ہیں۔ میٹنگز میں تو اپنی علمی لیاقت ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی کا معاملہ پیش ہو جائے تو اسے قرآن اور حدیث کے حوالے سے سمجھاتے ہیں لیکن بعض ایسے ہیں کہ خود اس بنیادی حکم پر وہ توجہ نہیں جو ہونی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اسکی عبادت کرو اور اس کیلئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ مَیں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے۔ اور یہی بات ہے جس سے وہ دُور پڑا ہوا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 184-183۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ علیہ السلام نے آگے اس بات کی مزید وضاحت فرمائی کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بنانے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ تم دنیاوی کام نہ کرو۔ بیشک وہ بھی کرو لیکن جو عبادت کی ذمہ داری ہے بلکہ جو مقصد پیدائش ہے وہ تمہاری اوّلین ترجیح ہونی چاہئے۔

آجکل رمضان میں اس پر عموماً عمل ہو ہی رہا ہے۔ رات عشاء کی نماز بھی مغربی ممالک میں بہت دیر سے ہوتی ہے۔ نماز سے فارغ ہوتے ہوتے گیارہ، سوا گیارہ بج ہی جاتے ہیں۔ پھر بعض تراویح بھی پڑھتے ہیں۔ مساجد میں تراویح کا بھی انتظام ہے۔ گھر جا کر سوتے سوتے بارہ، ساڑھے بارہ بج جاتے ہیں۔ پھر دو اڑھائی بجے سحری کھانے کے لئے جاگتے بھی ہوں گے۔ کچھ نفل بھی پڑھتے ہیں۔ مسجد میں نماز پر بھی آتے ہیں۔ تو یہ بات ثابت کرتی ہے کہ اگر ارادہ ہو، صرف علمی اہمیت کا ہی پتا نہ ہو بلکہ عملی کوشش بھی ہو تو نماز جو عبادت کا بہترین مقام ہے اس میں سستی نہ دکھائیں بلکہ کوشش کر کے آیا کریں۔ مساجد میں نماز باجماعت ادا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے حکم ہے۔ پس اس رمضان میں واقفین زندگی جن کا عہد ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں میں، سب سے آگے رہنے والوں میں سے ہونے کی اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ کوشش کریں گے اور عہدیدار جن پر افراد کی نظر ہے اور ان کو انہوں نے چنا بھی اس لئے ہوا ہے، منتخب کیا ہے کہ ہم میں سے بہتر ہیں وہ ایک نمونہ ہونے چاہئیں۔ ان کو اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ صرف رمضان میں ہی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت پر زور نہیں دینا اور دن ہی نہ گنتے رہیں کہ باقی تیرہ دن رہ گئے یا بارہ دن رہ گئے تو پھر ہم اپنی پرانی روش پہ یا روٹین پہ آ جائیں گے بلکہ یہ کوشش ہو کہ اس رمضان کی تربیت اور مجاہدہ نے ہم میں جو عبادتوں کی طرف توجہ میں بہتری پیدا کی ہے اسے ہم نے اب مستقل زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس پیش کیا جس میں آپ نے بڑے درد سے یہ توجہ دلائی اور یہ فرمایا کہ مَیں بار بار توجہ دلاتا ہوں۔ اس ضمن میں آپ کے چند اور اقتباسات پیش کرتا ہوں جس سے اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’جب خدا تعالیٰ کا ارادہ انسانی خلقت سے صرف عبادت ہے تو مومن کی شان نہیں کہ کسی دوسری چیز کو عین مقصود بنالے۔ حقوق نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں۔ حقوق نفس بھی اس لیے جائز ہیں کہ تا وہ درماندہ ہو کر رہ ہی نہ جائے۔ تم بھی ان چیزوں کو اسی واسطے کام میں لاؤ۔ ان سے کام اس واسطے لو کہ یہ تمہیں عبادت کے لائق بنائے رکھیں، نہ اس لیے کہ وہی تمہارا مقصود اصلی ہوں‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 249-248۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نفس کے حقوق ادا کرنے کا حدیث میں بھی ذکر آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ (بخاری کتاب الصوم باب من اقسم علی اخیہ لیفطر ...... الخ حدیث 1968)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بیشک یہ حق ہے لیکن اس میں اعتدال ہونا چاہئے۔ میانہ روی ہونی چاہئے۔ جائز حق جو ہیں نفس کے وہ ادا کرو کیونکہ یہ حقوق اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں رکھے ہیں۔ اسلئے ان کو ادا کرنا تو بہرحال ضروری ہے۔ انکو اپنے فائدے اور استعمال میں لاؤ ورنہ بعض چیزیں ایسی ہیں اگر ان کو استعمال نہ کیا جائے، نفس کا پورا حق نہ ادا کیا جائے تو بعض حسّیں ختم ہو جاتی ہیں اور جو انسانی پیدائش کا مقصد نہیں ہے بلکہ عبادت کے مقصد کے ساتھ ہی ان چیزوں کا استعمال کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی خصوصیات اور طاقتوں کو استعمال کرنا ضروری ہے اور نہ استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ ایک صحابیہ تھیں۔ ان کا برا حال تھا۔ نہ تیار ہوتی تھیں نہ کنگھی کرتی تھیں۔ کسی نے ان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اس طرح رہتی ہیں۔ آپ نے بلا بھیجا۔ انہوں نے کہا میں کس کیلئے تیار ہوں؟ میرا خاوند تو دن کو بھی عبادت کرتا ہے۔ رات کو بھی عبادت کرتا ہے۔ تو آپ نے خاوند کو بلا کر کہا کہ تمہارے نفس کا بھی تم پہ حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پہ حق ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 531 حدیث 26839 مسند حضرت عائشہؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس حقوق ہر طرح کے ادا ہونے چاہئیں لیکن جو پیدائش کا مقصد ہے اس کو بہرحال سامنے رکھنا چاہئے۔ نفس کے حقوق بھی ادا ہوں گے تو صحت رہے گی اور جب صحت رہے گی تو عبادت بھی صحیح طریقے سے ہو سکے گی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’بے محل استعمال سے حلال بھی حرام ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) سے ظاہر ہے کہ انسان صرف عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جس قدر چیز اسے درکار ہے اگر اس سے زیادہ لیتا ہے تو گو وہ شئے حلال ہی ہو مگر فضول ہونے کی وجہ سے اس کے لئے حرام ہو جاتی ہے‘‘۔ ہر چیز کا جائز استعمال ٹھیک ہے لیکن اگر ضرورت سے زیادہ استعمال ہے تو وہ حلال بھی حرام بن جاتا ہے۔ فرمایا ’’جو انسان رات دن نفسانی لذّات میں مصروف ہے وہ عبادت کا کیا حق ادا کر سکتا ہے۔ مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک تلخ زندگی بسر کرے لیکن عیش و عشرت میں بسر کرنے سے تو وہ اس زندگی کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں کر سکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 68۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرماتے ہیں کہ: ’’اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ مَیں نے جنّ وانس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض و غایت کو مدّنظر رکھیں وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اس کی عزتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں کہ وہ دنیا میں منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں۔ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے۔ ہاں اس وقت پتا لگتا ہے جب قابض ارواح آ کر جان نکال لیتا ہے۔‘‘

(الحکم مورخہ 24 ستمبر 1904ء صفحہ 1 جلد 8 نمبر 32 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 239)

دنیا کے جھنجھٹوں سے، دنیا کے کاموں سے اس وقت نکلتے ہیں جب موت کا وقت آتا ہے بلکہ اکثریت دنیا داروں کی تو ایسی ہے کہ موت کے وقت بھی انہیں دنیاوی دولت اور اسے سنبھالنے کی فکر ہوتی ہے۔ ایک مومن کی تو یہ حالت نہیں ہوتی کہ موت کے وقت صرف اس طرف توجہ ہو کہ دنیا کس طرح سنبھالنی ہے۔ لیکن صحت میں بہت سے ایسے ہیں جو ایمان لانے کے باوجود اس مقصد کو بھول کر جو زندگی کا مقصد ہے دنیاوی مقاصد کی تلاش میں زیادہ فکرمند ہوتے ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ فکر سب سے زیادہ مقدم رکھنی چاہئے کہ ہم اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔ اس رمضان میں بھی اور رمضان کے بعد بھی ہماری توجہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رہے اور اس کے لئے جو مسجدوں کی آبادی کا حکم ہے اسے ہم اپنے سامنے رکھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ انسان کے دل میں خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے، **خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے** جس کی وجہ سے اس کے یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ قابل قدر شئے ہو جائے۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 289۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جب اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کا درد ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ انسان قابل قدر چیز بن جاتا ہے۔ پس جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر شئے ہو جائے وہی ہے جو حقیقی رشد پانے والا ہے، حقیقی ہدایت پانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز اور عبادت کے مضمون کو اور بھی بہت جگہ بیان فرمایا ہے۔ سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ۔ (النور: 38) کہ ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل خوف سے الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔ اس آیت میں ان لوگوں کی مثال ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر شئے ہو جائے گا اور یہ اعزاز سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ملا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بنے اور اپنے صحابہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا ہے کہ وہ تمہارے لئے راستہ دکھانے والے ہیں ان کے پیچھے چلو۔ (مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم صفحہ 414 کتاب المناقب باب مناقب الصحابۃ الفصل الثالث حدیث 6018 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزار ہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا۔ ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین (کے، کاروبار کر رہا ہے، پیسہ آ رہا ہے، سامان دے رہا ہے، بظاہر کاروبار میں مصروف ہے باوجود اس قدر لین دین اور) روپیہ کے خدا تعالیٰ

سے ایک دم غافل نہ تھا۔ (کاروبار بھی ساتھ ساتھ کر رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہوا۔ آپ فرماتے ہیں کہ) ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’وہ ٹٹو کس کام کا جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔ وہ قابل تعریف نہیں۔‘‘ (ٹٹو بھی گھوڑے کی ایک قسم ہوتی ہے جو خاص طور پر پہاڑی علاقوں میں بوجھ لادنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔) پھر آپ فرماتے ہیں کہ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ (یہ پہلو بھی سامنے ہونا چاہئے۔ عبادت مقصد ہے لیکن دنیاوی کام بھی ساتھ ساتھ ہوں۔ وہ لوگ جو گوشہ نشین ہو جاتے ہیں فقیر بن جاتے ہیں فرمایا کہ وہ کمزوری دکھلاتے ہیں۔) ’’اسلام میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ نہیں بلکہ ملازم کو چاہئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے‘‘ (یہ شرط ہے۔ اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے۔) آپ فرماتے ہیں ’’اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہیں۔‘‘ (ایک طرف کاروبار بھی ہے، ملازمتیں بھی ہیں لیکن گھر کی ذمہ داریاں ہیں، بچوں کی ذمہ داریاں ہیں، بیوی کے حقوق ہیں وہ بھی سب ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ دونوں چیزیں ساتھ ساتھ چل رہی ہوتی ہیں۔ فرمایا کہ ایسا ہی ایک انسان ان تمام مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے۔ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 207-206۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نمازوں کی حفاظت کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔ (البقرۃ:239) کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ اس آیت میں خاص طور پر ان لوگوں کو نماز کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن کے لئے کوئی بھی نماز کسی بھی طرح بوجھ ہے۔ اگر فجر کی نماز میں بوجہ رات دیر تک جاگنے اور سستی کی وجہ سے شامل ہونا مشکل ہے، وقت پہ پڑھنا مشکل ہے تو یہ ایسے شخص کے لئے صلوٰۃ وُسطیٰ ہے۔ اگر کاروباری آدمی کے لئے ظہر عصر کی نماز پڑھنا مشکل ہے تو یہ اس کے لئے صلوۃ وسطیٰ ہے۔ حٰفِظُوْا کا مطلب یہ ہے کہ ایسی حفاظت جو کسی چیز کو ضائع ہونے سے بچائے۔ پس ایک مومن کی فرمانبرداری اسی وقت ہوتی ہے جب وہ ان نمازوں کو وقت پر ادا کرنے والا ہو اور ان کا حق ادا کرتے ہوئے نماز ادا کرنے والا ہو۔ یہ نہیں کہ جلدی جلدی آئے اور ٹکریں مار کے چلے گئے۔

پھر ایک حکم قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عہدوں کو پورا کرنے اور ان کی پابندی کا دیا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد بھی ہیں اور بندوں کے عہد بھی۔ اللہ تعالیٰ کے عہد، اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں عہد ہیں۔ مسلمان ہونے اور پھر ہم احمدیوں کو خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا جو عہد ہے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد ہم نے کیا ہے، اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کا جو عہد ہم نے کیا ہے ان تمام باتوں کی پابندی کا عہد ہے جو اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ شرائط بیعت میں ساری چیزیں شامل ہیں۔ اور بندوں کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں۔ اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ۔ (النحل:92) اور تم اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد نہ توڑو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر کفیل بنا چکے ہو۔ اللہ یقیناً جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

پس بڑا واضح حکم ہے کہ تمہارے دو عہد ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد جو یقیناً اسلام کی تعلیم پر چلنے کا عہد ہے اور عہد بیعت ہے۔ یہ عہد ہے کہ میں اسلام میں داخل ہو کر مسلمان کہلا کر اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کروں گا اور دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ تم آپس کے جو عہد اور معاہدات کرتے ہو ان کو بھی پورا کرو۔ گو یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو تم نے ضامن بنا لیا تو تمہارا اس عہد کو پورا کرنا ضروری ہے۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ جہاں واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کو ضامن نہ بنایا جائے وہاں عہد توڑ دو تو کوئی حرج نہیں۔ اپنی قسموں کو توڑ دو تو کوئی حرج نہیں۔ معاہدات پر عمل نہ کرو تو کوئی حرج نہیں۔ نہیں۔ بلکہ ہر عہد جو تم کرتے ہو، ہر معاہدہ جو تم کرتے ہو وہ پہلی بات تو یہ ہے کہ انصاف اور سچائی کی بنیاد پر ہونا چاہئے اور جب انصاف اور سچائی کو بنیاد بنا کر کرتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ اسی طرح ہونا چاہئے کیونکہ ایک مومن کا انصاف اور سچائی پر قائم ہونا ضروری ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں چاہے ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یا اسے ضامن بنا کر کوئی معاہدہ کریں یا نہ کریں لیکن کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ تم انصاف اور سچائی پر قائم رہو اس لئے جو معاہدہ بھی انصاف اور سچائی کی بنیاد پر ہو گا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت کے نیچے آ جائے گا۔ پس اس مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ایک مومن نے اپنے تمام عہدوں اور معاہدوں کو پورا کرنا ہے۔ اگر اس بات کی اہمیت اور حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو ہر قسم کے جھگڑوں اور دھوکہ دہیوں اور الزامات سے ہمارا معاشرہ پاک ہو سکتا ہے۔ عائلی معاملات میں بھی جو مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ بھی کبھی پیدا نہ ہوں کیونکہ وہاں بھی عہد توڑے جا رہے ہوتے ہیں۔ آجکل میں نے دیکھا ہے کہ دنیاوی لالچوں کی وجہ سے ہمارے اندر بھی معاہدوں کو توڑنے اور دھوکہ دینے اور زبان کے اقرار کو پورا نہ کرنے کے معاملات بڑھ رہے ہیں اور ان چیزوں سے نہ صرف یہ کہ جماعت کی بدنامی ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ ایسے لوگوں کا ایمان بھی ضائع ہو جاتا ہے۔

معاہدوں کو جب انسان توڑتا ہے تو جھوٹ کا سہارا لیتا ہے اور جھوٹ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بڑا سخت انذار فرما کر اس سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ (الحج:31) بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو (قتل نہ کرو۔ کسی کا خون نہ بہاؤ) کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے۔ (اگر بچہ بھی کوئی سچی بات کہتا ہے تو قبول کر لو پھر ضد نہ کرو) اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ (اگر تمہارا مخالف ہے اور کوئی سچی بات کہتا ہے۔ لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں اور دیکھ لو کہ دوسری طرف سچائی ہے تو پھر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر منطق جھاڑنے کی ضرورت نہیں۔ پھر سچائی کو قبول کرو۔) فرمایا کہ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہ تمہاری راہ میں بت ہے۔ (جو سچائی اختیار کرنے سے تمہیں ہٹاتی ہے وہ بت ہے۔) سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 550)

ہم غیروں کو تو یہ بات بتاتے ہیں اور قرآن کریم کی یہ تعلیم دکھاتے ہیں کہ یہ انصاف کی تعلیم ہے لیکن ہم میں سے بہت سارے ایسے ہیں کہ جب ہمارے اپنے معاملات آتے ہیں تو اس چیز کو بھول جاتے ہیں۔

پھر ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’بت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے۔ (جھوٹ کو بت پرستی کے ساتھ ملایا ہے) جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لیے جھوٹ کو بت بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بت پرستی کے ساتھ ملایا اور اسی سے نسبت دی جیسے ایک بت پرست بت سے نجات چاہتا ہے۔‘‘ (یعنی بت بنا کر اس کے پاس عبادت کرنے کے لئے جاتا ہے، سمجھتا ہے کہ مَیں اس کی عبادت کروں گا یا اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگوں گا تو مجھے نجات مل جائے گی یا میرے مقاصد حل ہو جائیں گے۔) فرمایا کہ ’’جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔‘‘ (میں جھوٹ بولوں گا تو میرا معاملہ طے ہو جائے گا) فرمایا ’’کیسی خرابی آ کر پڑی ہے۔ اگر کہا جاوے کہ کیوں بت پرست ہوتے ہو۔ اس نجاست کو چھوڑ دو۔ تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں اس کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہو گی کہ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں۔ مگر مَیں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔ یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہوتے ہیں۔ مگر مَیں کیونکر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں بھی ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟ (یہ کس طرح ہو سکتا ہے) اگر ایسا ہو پھر دنیا میں کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے‘‘ (اگر سچوں کو سزا ملنی شروع ہو جائے تو پھر تو دنیا میں کوئی سچ بولے ہی نہ) فرمایا اور ’’خدا تعالیٰ پر سے ہی اعتقاد اٹھ جاوے۔ راستباز تو زندہ ہی مر جاویں۔ اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں (سچ بولا اور پھر بھی اگر سزا مل گئی تو) وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ سزا اُن کی بعض اَور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے اور کسی اور جھوٹ کی سزا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے پاس تو ان کی بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں۔‘‘ (احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 478 تا 480)

پس اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ عاجزی سے جھکتے ہوئے ہمیں اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں ہم اپنے کسی مخفی گناہ کی وجہ سے نہ آ جائیں۔

اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہ حکم ہے اور متقیوں کی اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ۔ (آل عمران:135) غصہ کو دبانے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ عفو کا مطلب ہے کہ اپنے خلاف کئے گئے جرم کو مکمل طور پر بھلا کر کسی کو معاف کر دینا۔ یہ عفو ہے۔ پس متقی وہ ہے جو نہ صرف غصہ کو دبانے والا ہو بلکہ معاف کرنے والا بھی ہو اور پھر معاف اس طرح کرے کہ جس نے بھی میرے خلاف جرم کیا ہے اس کو میں بھول جاؤں۔ اس بارے میں وضاحت فرماتے ہوئے کہ غصہ کو دبانے کے کیا فائدے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 180۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ ’’یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلد طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام ہو کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔‘‘ (جب گندہ دہنی نکلتی ہے۔ گندے الفاظ نکل رہے ہوں۔ گالیاں نکل رہی ہوں اور کوئی اس پہ روک ٹوک نہیں ہوتی۔ تو پھر جو اچھی باتیں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کو پسند باتیں ہیں، جو نیکی کی باتیں ہیں ان سے پھر منہ اور زبان محروم ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگ پھر ہمیشہ گند ہی بکتے ہیں۔) فرمایا کہ ’’غضب اور

حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغضوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔‘‘ (غصہ میں آ گئے تو موٹی عقل ہوگئی اور پھر سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔) فرمایا کہ ’’اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔‘‘

(الحکم مورخہ 10 مارچ 1903ء صفحہ 8 جلد 7 نمبر 9 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 153)

پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ ’’مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے۔ مثلاً ایک قوت غضبی ہے جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ (غصہ میں اور جنون میں، پاگل پن میں بہت تھوڑا فرق ہے۔) جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغضوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 208۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اگر کوئی تمہارا مخالف بھی ہے تب بھی غصہ میں آ کے، غضبناک ہو کر اس سے گفتگو نہ کرو بلکہ پھر بھی حکمت سے بات کرنی چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ کے احکام جہاں ہمارے اخلاق کو بلند کر کے ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتے ہیں وہاں ہماری عقلوں کو بھی جلا بخشنے والے ہیں اور اس کے ساتھ بہت سی دشمنیوں اور نقصانوں سے بھی انسان بچ جاتا ہے۔ اکثر غصہ میں آنے والوں اور لڑنے والوں کو نقصان اٹھاتے ہی دیکھا گیا ہے کبھی فائدہ تو نہیں ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’دو قوتیں انسان کو منجر بہ جنون کر دیتی ہیں۔ (یعنی جنونی بنا دیتی ہیں۔ کون سی دو قوتیں؟) ایک بدظنی اور ایک غضب جبکہ افراط تک پہنچ جاویں۔ (جب انتہا تک پہنچ جاویں تو یہ چیزیں پھر انسان کو پاگل بنا دیتی ہیں۔) پس لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے۔ آپ نے فرمایا لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 104۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بدظنی سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بھی حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔ (الحجرات: 13) اے لوگو جو ایمان لائے ہو ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت میں پہلی چیز جس سے بچنے کا ذکر ہے وہ بدظنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’بدظنی ایسا مرض اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے انسان کو ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 100۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا ’’خوب یاد رکھو کہ ساری برائیاں اور خرابیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو، (کوئی براظن، بدظنی پیدا بھی ہو) تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔ (کسی دوسرے کے بارے میں بدظنی پیدا ہوئی ہے تو بجائے اس کو دل میں جگہ دینے کے، اس پر سوچنے کے یا پھر دوسرے کو اس کی وجہ سے نقصان پہنچانے کے بجائے کثرت سے استغفار کرنی چاہئے کہ کسی کے بارے میں بدظنی پیدا ہوئی ہے۔) فرمایا ’’کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے۔‘‘ (اس گناہ سے بچے اور اس گناہ کی وجہ سے جو برے نتائج پیدا ہونے ہیں ان سے بچ سکے) ’’جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کوئی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بہت خطرناک بیماری ہے۔

‘‘(ملفوظات جلد اول صفحہ 372-371۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس آیت میں دوسری بات جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں روکا ہے تجسّس کرنا ہے۔ کھود کھود کر کسی کے عیب نکالنا یا کسی بھی بارے میں تجسّس کرنا۔ جو چیز کوئی بتانا نہ چاہتا ہو اس کے بارے میں ضرور ایک کوشش کرنا کہ میرے علم میں آ جائے۔ یہ چیزیں غلط ہیں۔ اس سے بھی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔

پھر تیسرا حکم یہ ہے کہ غیبت نہ کرو۔ غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کسی نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا لیا اور اس سے تم سخت کراہت کرو گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اس کی غیر موجودگی میں اس طرح بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہے تو اسے بری لگے تو یہ غیبت ہے۔ کسی کی سچی بات کا اس کی غیر موجودگی میں بیان چاہے وہ سچی بات ہی ہو اور ایسی بات جو اس کو بری لگے اگر اس کو غیر موجودگی میں بیان کر رہے ہو تو یہ غیبت ہے۔ اور اگر اس میں وہ بات ہے ہی نہیں جو بیان کی جا رہی ہے تو یہ بہتان ہے۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الغیبۃ حدیث 6593)

پس متقی کا یہ کام نہیں ہے کہ ایسی باتیں کرے جس سے مسائل پیدا ہوتے ہوں، معاشرے میں فساد پیدا ہوتے ہوں۔ نہ غیبت کرنی ہے، نہ کسی پر بہتان لگانا ہے۔ پس رمضان میں جب ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں، اس کا قرب ہمیں ملے، اپنی دعاؤں کو ہم قبول ہوتا ہوا دیکھیں تو ان برائیوں سے بچنے کی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی ہمیں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے تمام احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس کا قرب حاصل کرنے والے ہوں اور رمضان کے بعد بھی ہم میں یہ نیکیاں قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقیقی عابد ہم بنیں اور ہم اسی کی کامل فرمانبرداری اختیار کرنے والے ہوں۔

نماز کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو ایک شہید کا جنازہ ہے۔ مکرم چوہدری خلیق احمد صاحب ابن چوہدری بشیر احمد صاحب حلقہ گلزار ہجری ضلع کراچی۔ آپ کو 49 سال کی عمر میں مخالفین احمدیت نے 20رجون 2016ء کو رات تقریباً ساڑھے نو بجے ان کے کلینک میں گھس کر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ تفصیلات کے مطابق چوہدری خلیق احمد صاحب نے میڈیکل ڈپلومہ کیا ہوا تھا اور اپنے گھر کے قریب ہی ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک کلینک بنا رکھا تھا۔ وقوعہ کے روز حسب معمول روزہ افطار کرنے کے بعد اپنے کلینک واقع گلزار ہجری پر واپس آئے اور وہاں موجود مریضوں کو دیکھ رہے تھے کہ رات تقریباً ساڑھے نو بجے ہیلمٹ پہنے ہوئے دو نامعلوم افراد نے کلینک میں آ کر آپ پر فائرنگ کر دی اور موقع سے فرار ہو گئے۔ فائرنگ کے نتیجہ میں دو گولیاں آپ کے سر میں لگیں اور دو گولیاں سینے میں لگیں۔ کلینک کے قریب واقع میڈیکل سٹور والے نے فوری طور پر موٹر سائیکل پر آ کر آپ کے گھر جا کر اطلاع دی۔ آپ کا بیٹا گاڑی لے کر آیا اور گاڑی میں ڈال کر فوری طور پر قریبی ہسپتال لے جایا گیا لیکن آپ ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ کراچی کے اسی حلقہ گلزار ہجری میں گزشتہ ماہ مئی کی 25 تاریخ کو بھی نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے مکرم داؤد احمد صاحب ولد حاجی غلام محی الدین صاحب کو شہید کیا تھا۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم اللہ بخش صاحب آف امرتسر کے ذریعہ ہوا۔ ان کا خاندان امرتسر سے گوکھووال، پھر رحیم یار خان میں آباد ہوا۔ پھر شہداد پور ضلع سانگھڑ میں منتقل ہو گئے۔ مرحوم شہداد پور ضلع سانگھڑ کے قریب گاؤں احمد پور میں 1967ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔ پھر 1988ء میں کراچی شفٹ ہو گئے۔ یہاں میڈیکل کا ڈپلومہ کیا۔ ایک پرائیویٹ لیبارٹری میں ریڈیوگرافک ٹیکنیشن کے طور پر کام شروع کیا۔ ساتھ ہی شام کے وقت اپنے کلینک پر میڈیکل پریکٹس بھی شروع کی۔ بعد ازاں لیبارٹری کی ملازمت چھوڑ کر مکمل طور پر میڈیکل کلینک پر بیٹھنا شروع کر دیا۔ شہید مرحوم بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ تبلیغ کا ان کو بڑا شوق تھا۔ کلینک پر بھی غیر از جماعت کو تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ شہید مرحوم نماز باجماعت کے پابند تھے۔ نوافل بھی ادا کرنے والے تھے۔ عبادات میں بڑے بڑھے ہوئے تھے۔ انتہائی ہمدرد انسان تھے۔ مستحقین کا بغیر معاوضہ کے بھی علاج کرنے والے تھے۔ بعض غیر از جماعت مریض کہتے تھے کہ آپ قادیانی ہیں آپ سے دوا لینے کو دل تو نہیں کرتا لیکن کیا کریں بچوں کو شفا بھی آپ کی دوائی سے آتی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی تھے۔ جماعتی خدمات میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ شہید مرحوم کو اپنے حلقہ میں بطور محصّل اور بطور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق ملی نیز گزشتہ 18 سال سے سیکرٹری وقف نو حلقہ کے عہدے پر بھی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں اور بچوں نے بھی لکھا ہے کہ بچوں کو بڑی چھوٹی عمر میں نماز کا پابند بنایا۔ خود بھی پانچوں نمازیں باقاعدگی سے الگ الگ مقررہ وقت پر ادا کرتے۔ قرآن کریم کی روزانہ باترجمہ تلاوت آپ کا معمول تھا۔ خلیفہ وقت کا خطبہ خود بھی باقاعدگی سے سنتے اور ہمیشہ بچوں کو بھی سنواتے بلکہ صبح شام ایم ٹی اے بھی ضرور لگاتے۔ اور اگر گھروں میں تربیت کرنی ہے تو ایم ٹی اے ہی بہترین ذریعہ ہے۔ محلے والوں کے کام آنے والے تھے۔

شہید مرحوم کی اہلیہ کہتی ہیں کہ مَیں نے ایک ماہ قبل خواب میں دیکھا کہ دو گلاس شربت کے بھرے ہوئے ہیں۔ میں کہتی ہوں کس چیز کا شربت ہے۔ یہ تو کوئی خاص شربت لگتا ہے۔ تو مجھے خواب میں بتایا جاتا ہے کہ دنیا کی جو سب سے اچھی چیز ہے اس کا شربت ہے۔ شہید مرحوم کی شہادت کے بعد اس خواب کی سمجھ آئی کہ یہ جام شہادت ہے۔ اس سے قبل داؤد احمد صاحب شہید ہوئے تھے اور وہ بھی انہی کی گلی میں ساتھ ہی تھے۔ وہ چند دن پہلے شہید ہوئے۔ تو دو گلاس سے شاید یہ دو شہادتیں مراد تھیں۔

ان کے پسماندگان میں بھائی بہنوں کے علاوہ ان کی اہلیہ محترمہ بشریٰ خلیق صاحبہ ہیں۔ دو بیٹے ہیں عزیزم انیق احمد جو جامعہ احمدیہ ربوہ میں طالب علم ہیں۔ اسی طرح ایک بیٹے رحیق احمد، یہ پی ٹی ایس کے تیسرے سال کے طالب علم ہیں۔ ایک بیٹی عزیزہ شمائلہ احمد ہے یہ سولہ سال کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو اور لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کے باپ کی نیکیاں ہمیشہ ان کے بچوں میں بھی جاری رہیں۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک الگ حرف ہے اور میم ایک الگ حرف ہے۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فیمن قرأ حرفا من القرآن حدیث نمبر 2835)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد و الاحسان۔ حدیث نمبر 3671)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدرآباد

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم فہد محمد سلیم غزو صاحب

مکرم فہد محمد غزو صاحب کا تعلق بلاد شام کے ایک عرب ملک سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1989ء میں ہوئی۔ پھر انہیں 2011ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا مختصر احوال یوں بیان کرتے ہیں:

سابقہ دینی عقائد اور خیالات

احمدیت قبول کرنے سے پہلے میرا تعلق اہل سنّت والجماعت کے اس طبقے سے تھا جو شاید اپنے عقائد کی خرابی کا علم ہونے کے باوجود اس بارہ میں سوچنا نہیں چاہتا یا پھر وہ اس حد تک لاعلم اور جاہل ہے کہ اس کا عقیدہ محض اپنے آباؤ اجداد کی اندھی تقلید کے سوا کچھ نہیں۔

مَیں نے امام مہدی اور عیسیٰ ابن مریمؑ کے ظہور کے بارہ میں احادیث بھی سن رکھی تھیں، لیکن دونوں شخصیات کے بارہ میں مروّجہ تصور ایک طرف تو افسانوی رنگ لئے ہوئے تھا جبکہ دوسری طرف اسلام کی ترقی کی بے شمار خبریں ان سے وابستہ ہونے کی وجہ سے بہت اہمیت کا حامل تھا۔ مختلف مولویوں سے پوچھنے کے بعد مَیں یہی سمجھا تھا کہ امام مہدی اور عیسیٰ ابن مریم کا ظہور مستقبل بعید میں ہوگا۔

جماعت سے تعارف، رابطہ اور بیعت

مَیں نے کبھی جماعت احمدیہ کا نام تک نہ سنا تھا۔ لیکن ایک روز میں اپنے ریسیور میں نئے چینلز کو انسٹال کر رہا تھا کہ کئی نئے چینلز کے ساتھ ایم ٹی اے العربیہ بھی انسٹال ہوگیا۔ میں نے اس پر ایک تصویر دیکھی جس کے نیچے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود کے الفاظ تحریر تھے۔ مجھے یہ پڑھ کر حیرانی ہوئی۔ چنانچہ حقیقت جاننے کی خاطر مَیں نے کہا کہ دیکھتے ہیں کہ یہ بات کس حد تک درست ہے۔ چنانچہ جب میں نے اس چینل کے پروگرام دیکھنے شروع کئے تو ہر پروگرام اور اس میں پیش کئے گئے خیالات مجھے بہت پسند آئے اور کسی بات کے انکار کی گنجائش نہ رہی۔ کچھ عرصہ کے بعد مَیں نے پروگرام الحوار المباشر میں بات کرنے کے لئے فون کیا تو مجھ سے پوچھا گیا کہ کیا تم احمدی ہو؟ مَیں نے کہا ایسے ہی لگتا ہے کہ دل سے تو میں احمدی ہو چکا ہوں لیکن ابھی بیعت نہیں کی۔ کچھ عرصہ کے بعد مجھے میرے ملک سے ہی ایک شخص کا فون آیا اس نے اپنا تعارف کروایا تو مجھے پتہ چلا کہ میرا فون نمبر لندن سے یہاں رابطہ کے لئے ارسال کیا گیا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ جمعہ کہاں پڑھتے ہیں؟ نیز اگر کوئی احمدی میرے شہر میں بھی ہو تو مجھے آگاہ کردیں۔ چنانچہ مجھے ایک شخص کا فون دے دیا گیا۔ پھر جب میں اس سے رابطہ کر کے ملا تو وہ مجھے نماز سنٹر میں لے گیا جہاں میری دیگر احمدیوں سے بھی ملاقات ہوگئی۔ میں دل سے تو پہلے ہی مطمئن ہو چکا تھا اس لئے یہاں معمولی سوال و جواب کے بعد میں نے 2010ء میں بیعت کرلی۔

شدید مخالفت اور ظلم و ستم کا سامنا

مَیں اس وقت پولیس میں سپاہی کے طور پر ملازمت کرتا تھا اور بیعت کے بعد نماز جمعہ کے لئے خصوصی طور پر چھٹی لے کر احمدیہ نماز سنٹر پہنچتا۔ جب میرے والد صاحب نے یہ دیکھا کہ میں نے علاقے کی جامع مسجد کی بجائے کسی اور جگہ نماز ادا کرنی شروع کردی ہے تو انہوں نے میری مخالفت شروع کردی۔ پھر جب انہیں یہ پتہ چلا کہ میں ان کی مسجد کو چھوڑ کر احمدیوں کے پاس جاتا ہوں تو اس بارہ میں استفسار کے لئے وہ مولوی حضرات کے پاس جا پہنچے، چنانچہ جب مولوی حضرات نے حسبِ معمول کہا کہ یہ جماعت کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے تو والد نے مجھ پر مزید سختی کرتے ہوئے مجھے اور جماعت کو گالی گلوچ کا نشانہ بنانا شروع کردیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اس بات کا بھی مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا تو انہوں نے میرے قصبے سے چلنے والی گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو میری نسبت سختی سے کہا کہ اسے اپنی گاڑی میں سوار نہیں ہونے دینا۔ پھر جب ان کا یہ حربہ بھی کارگر ثابت نہ ہوا تو انہوں نے میرے چچاؤں کے ساتھ مل کر میرا تعاقب کرنے کا پلان تیار کیا اور پھر ایک دن میرے پیچھے پیچھے نماز سنٹر آن پہنچے۔ جب میں نماز پڑھ کر نکلا تو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ میرے تایا، والد صاحب اور دو چچا میرے سامنے کھڑے تھے۔ انہوں نے زبردستی مجھے اپنی گاڑی میں بٹھانے کی کوشش کی۔ میرے انکار پر میرے ایک چچا نے میرے منہ پر زوردار طمانچہ رسید کردیا جبکہ دوسرا چچا بھی اس ''کارِ خیر'' میں اپنا حصہ ڈالنے کے لئے آگے بڑھا تاہم لوگوں نے چھڑا لیا۔ اس کے بعد میں اپنے گھر تو نہ جاسکا تاہم میرے ایک ہمسائے نے کچھ عرصہ کے لئے مجھے پناہ دی جس کے بعد ایک احمدی نے ایک حکومتی آفیسر سے بات کی جس کی وساطت سے میرے معاملات کسی حد تک درست ہوگئے اور میں بلا روک ٹوک احمدیوں سے ملنے اور ان کے ساتھ نمازیں ادا کرنے لگا۔

نوکری سے فراغت اور گھر بدری

کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ میرے ایک چچا نے سی آئی ڈی والوں کو فون کر کے میرے بارہ میں کہا کہ یہ پولیس کی نوکری کیسے کرسکتا ہے جبکہ اس کا تعلق ایک ایسی مذہبی جماعت سے ہے جسے علماء کافر قرار دے چکے ہیں۔ چنانچہ اس شکایت پر میری جواب طلبی ہوگئی۔ مجھ سے جماعت اور حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں معلومات اور سوال و جواب کے بعد سیکیورٹی فورسز کے ایک مفتی کے حوالے کردیا گیا۔ میں نے اس سے بات کی اور اسے جماعت احمدیہ کے دیگر مسلم جماعتوں سے فرق کے بارہ میں بتایا لیکن اس کی تسلی نہ ہوئی۔ چنانچہ اس نے فوج کے دارالافتاء میں ایک کیپٹن کی ڈیوٹی لگا دی کہ وہ ہفتہ وار میرے ساتھ بیٹھے اور مجھے احمدیت سے تائب کرانے کی کوشش کرے۔

ہم دونوں ہفتہ وار بیٹھتے تو ہم میں سے ہر ایک دوسرے کو اپنا ہم موقف بنانے کی کوشش کرتا لیکن ہم میں سے کوئی بھی اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہوسکا، تاہم ہماری بحثوں کا یہ نتیجہ ضرور نکلا کہ کچھ عرصہ کے بعد مجھے نوکری سے فارغ کردیا گیا۔

نوکری سے فارغ ہونے سے قبل میرے والد صاحب کی سخت کلامی اور گالی گلوچ عروج پر پہنچ چکا تھا۔ وہ اکثر میری چیزیں اٹھا اٹھا کر باہر پھینکنا شروع کردیتے اور مجھے کہتے کہ میرے گھر سے نکل جاؤ۔ چنانچہ چاروناچار مجھے گھر سے نکلنا پڑا۔ میں نے اسی علاقے میں ایک گھر کرائے پر لے کر رہنا شروع کردیا۔ ان دنوں میری والدہ کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں اور شدید علیل تھیں۔ اس حالت میں بھی وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو برا بھلا کہنے سے پرہیز نہ کرتی تھیں۔ بہرحال کچھ عرصہ کے بعد ہی ان کی وفات ہوگئی تو مَیں دوبارہ گھر لوٹ آیا کہ شاید اب حالات کچھ بدل گئے ہوں۔ یہ وہی دن تھے جب مجھے نوکری سے بھی فارغ کردیا گیا تھا۔ جب میرے والد صاحب کو میری نوکری سے فراغت کا علم ہوا تو وہ سیخ پا ہوگئے اور مجھے زبردستی گھر سے نکال دیا۔ تب میں نے مجبور ہو کر اس علاقے کو ہی چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور دارالحکومت کی طرف عازم سفر ہوا۔

دعوت الی اللہ کا شوق اور ثمرات

دارالحکومت پہنچ کر مجھے اپنے اور اپنے مستقبل کے بارہ میں کچھ سوچنے کا موقع ملا تو بالآخر مَیں اسی نتیجہ پر پہنچا کہ دنیا کی زندگی تو چار روزہ ہے اور خدا کے راستے کی طرف بلانے سے بہتر اور کوئی کام نہیں۔ چنانچہ میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کی خواہش پر مشتمل خط لکھ دیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت جامعہ احمدیہ غانا میں پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور میں اب بفضلہٖ تعالیٰ یہیں پر تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔

اگست 2015ء میں مَیں بعض دوستوں کے ہمراہ قریبی شہر cape coast میں سیر کے لئے گیا۔ وہاں ساحل پر ایک ہوٹل میں ہماری ملاقات ایک یورپین سے ہوئی جو ملحد تھا اور اس وقت شراب پی رہا تھا۔ ہم نے اسے اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اس نے کسی دلچسپی کا اظہار نہ کیا، تاہم اتنا ضرور کہا کہ ایسا پہلی مرتبہ ہوا کہ شرابی ہونے کے باوجود مجھے کسی مسلمان نے اپنے پاس بیٹھنے کیلئے بلایا ہے۔

ہم وہاں سے لوٹ ہی رہے تھے کہ اس وقت ایک عربی شخص ہوٹل میں داخل ہوا۔ ہمارے سلام کرنے پر اس نے بتایا کہ وہ ڈاکٹر ہے اور اس شہر میں ہی مقیم ہے۔ وقت کی کمی کے باعث میں نے اسے محض اتنا ہی کہا کہ میرا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے جس کا ایمان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امت محمدیہ میں امام مہدی ظاہر ہو چکے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں نے ٹی وی پر آپ کا جلسہ سالانہ دیکھا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ ہماری جماعت کا بڑا ہدف دنیا میں امن و سلامتی اور محبت کو عام کرنا ہے۔ اس نے کہا کہ ایسے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے مجھے بھی اپنے ساتھ ہی شمار کرلیں۔

مَیں نے اس کا فون نمبر لے لیا اور رابطہ کا وعدہ کر کے ہم رخصت ہوگئے۔ وہ جماعت کے بارہ میں جاننے کے لئے کافی پُرجوش نظر آتے تھے۔

مَیں نے واپس آکر جامعہ احمدیہ کے پرنسپل صاحب کو اس مصری ڈاکٹر صاحب کے بارہ میں بتایا تو انہوں نے کہا کہ جامعہ میں ہونے والی نعتیہ مجلس میں اسے بلائیں۔ میں نے اسے بلایا تو وہ چلا آیا۔ اس مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیع شان کے بارہ میں اقوال بھی پیش کئے گئے۔ مصری ڈاکٹر صاحب کو یہ پروگرام بہت پسند آیا۔ آخر پر اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو کتابیں اور ایک سی ڈی بھی دی گئی۔ پھر اکتوبر 2015ء کے آخر پر میں نے جب اسے فون کیا تو اس نے بتایا کہ وہ ملنے کے لئے بے چین ہے کیونکہ وہ بیعت کرنا چاہتا ہے۔ والحمدللہ علی ذالک۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعوت الی اللہ کا فریضہ کما حقّہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆......☆......☆

مکرمہ ایمان عزت جلال صاحبہ

مکرمہ ایمان عزت صاحبہ کا تعلق مصر سے ہے۔ ان کے بھائی مکرم خالد عزت صاحب 90 کی دہائی میں پروگرام لقاء مع العرب کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کے قائل ہوگئے تھے اور خود کو احمدی سمجھتے تھے۔ پھر جب پروگرام الحوار المباشر کی ابتدا ہوئی اور ایم ٹی اے العربیہ شروع ہوا تو ان کا جماعت سے رابطہ ہوگیا اور انہوں نے باضابطہ طور پر بیعت کرنے کی بھی سعادت حاصل کی۔ ان کی تبلیغ سے ان کے والدین، ان کی اپنی فیملی اور اس بہن نے بھی بیعت کرلی جو اپنی بیعت کا مختصر احوال کچھ یوں بیان کرتی ہیں:

اس زمانہ میں حضرت امام الزمان علیہ السلام کی بیعت میں آنا اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانا اور خلیفہ وقت کو اسی طرح مخاطب کرنا جیسے اس سے پہلے خلفاء راشدین سے صحابہ اور تابعین مخاطب ہوتے تھے، اتنی بڑی سعادت اور اعزاز ہے کہ جس کے بیان کے لئے الفاظ میسر نہیں ہیں۔

میری بیعت میں خدا کے فضل کے بعد میرے بھائی خالد عزت صاحب کا بہت دخل ہے۔ ان کی مسلسل تبلیغ کے باوجود شروع شروع میں مجھے جماعت میں کوئی دلچسپی نہ تھی کیونکہ یہی وہ موضوع تھا جس کی وجہ سے بھائی اور بھابھی میں اختلاف شدت اختیار کر گیا تھا۔ میں اپنی بھابی عبیر صاحبہ کا دفاع کرتی تھی، اور اپنے بھائی کو قصوروار سمجھتی تھی لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہی وہ قائل ہوگئیں اور یوں دونوں میاں بیوی ایک ہی کشتی میں سوار ہوگئے۔

اس کے بعد میری بھابھی نے مجھے جماعت احمدیہ کے تعارف پر مبنی ایک کتاب دی اور تبلیغ کرنی شروع کی۔ جماعتی عقائد و خیالات سمجھنے اور قبول کرنے میں میرا زیادہ وقت نہیں لگا خصوصاً وفات مسیح اور ناسخ و منسوخ وغیرہ۔

قلبی و ذہنی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی قائل ہونے کے بعد میرے سامنے بیعت کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ بیعت میں مجھے کسی پریشر کا سامنا نہیں کرنا پڑا چنانچہ میرے میاں نے اگرچہ بیعت نہیں کی لیکن میری بیعت میں بھی کوئی روک نہیں بنے۔

بیعت کے بعد میں نے جماعتی کتب کی کاپیاں کر کے اپنے پاس رکھ لی ہیں اور ان کے مطالعہ سے علم و حکمت کے قیمتی موتی اکٹھے کرتی رہتی ہوں۔ ان کتب کے مطالعہ کا فائدہ یہ ہوا کہ ایک دفعہ فیس بک پر ایک شخص نے جماعت اور امام الزمان پر حملہ کیا تو میں نے حضور علیہ السلام کے علوم سے اس کا بھرپور جواب دیا۔ اگرچہ میں اسے قائل تو نہیں کرسکی لیکن یہ تسلی ہوگئی کہ میں صحیح اور مضبوط موقف پر قائم ہوں۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ابھی تک بہت سے لوگوں کی آنکھوں کے آگے پردہ پڑا ہوا ہے۔ انہیں دیکھ کر خدا تعالیٰ کی اس نعمت پر مزید شکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں کہ اس نے محض اپنے فضل سے امام الزمان کی بیعت کی توفیق دی۔ فالحمدللہ علی ذلک۔

......(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24/جون 2016)

......☆......☆......☆......

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بکھرنے سے بچالیا ہمیں ایک لڑی میں پرو دیا

ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کے قیام اور ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں گے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27 رمئی 2016 بطرز سوال وجواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قیام خلافت پر خدا تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے کس بات کا عہد کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے وعدے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدرت ثانیہ کے متعلق دی ہوئی خوشخبری پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بکھرنے سے بچالیا۔ ہمیں ایک لڑی میں پرو دیا۔ اور اس حوالے سے ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کے قیام اور ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے بھی تیار رہیں گے۔ (انشاء اللہ)

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق ادا کرنا اور بندوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا بتایا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں خلافت کے قیام کے متعلق کیا خوشخبری دی ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: ’’اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کے منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔‘‘

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی ترقی کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: ’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔‘‘

سوال: حضور انور نے ہم میں سے ہر ایک کو کن باتوں کے جائزے لینے کی تاکید فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے ہوں گے کہ ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ دنیا کی نظر ہماری طرف ہے اللہ تعالیٰ نے بھی یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے کہ توحید کو قائم کریں۔ خود بھی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں اور دنیا کو بھی اپنے پیدا کرنے والے واحد و یگانہ خدا کے قریب کرنے کی کوشش کریں اور انسانیت کی قدروں کو قائم کریں۔

سوال: گزشتہ دنوں میں سکینڈے نیوین ممالک کے دورے پر بعض اخباری نمائندوں نے جب حضور انور سے پوچھا کہ آپ کے مقاصد کیا ہیں تو حضور انور نے انہیں کیا جواب دیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: میں ان کو یہی بتاتا رہا کہ خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے مقاصد یہی ہیں کہ بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے پوری کوشش کرنا اور بنی نوع انسان کے حق ادا کرنا۔ اس سے زیادہ ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے۔

سوال: ڈنمارک میں منعقد ہونے والی ایک رسپشن میں حضور انور کی تقریر سن کر وہاں موجود مہمانوں نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب: ایک ڈینش مہمان Sten Hoffman نے کہا: خلیفہ کی تقریر سن کر مجھے بہت زیادہ تسکین ہوئی اور خوشی ہوئی ہے کہ آج کے اس دور میں ایسے پیغام کی نہایت اشد ضرورت تھی۔ نیز کہا کہ اللہ کرے کہ سکینڈے نیویا میں خلیفہ کے الفاظ بہترین رنگ میں سمجھے جائیں۔

- ایک مہمان نے کہا: آج کے خطاب کے بعد لوگوں کی مسلمانوں کے بارے میں رائے ضرور تبدیل ہوگی۔
- ایک مہمان نے کہا: تقریر کے بعد میرے میز پر بیٹھے تمام لوگ اسلام کو صحیح سمجھنے کے حوالے سے بات کر رہے تھے۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ یقیناً یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اسلام اس خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔
- ایک صحافی نے کہا: خلیفہ کی تقریر نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ میں نے پہلے بھی ایک دو لوگوں سے سنا ہے کہ ہم عالمی جنگ کے قریب ہیں مگر میں نے اس پر یقین نہیں کیا تھا مگر آج میرا خیال بدل گیا ہے۔ مجھے اب اس کو سنجیدگی سے لینا ہے اور کہا کہ خلیفہ نے اسے ایسے انداز میں پیش کیا ہے کہ مجھے سوچنا پڑے گا۔
- ایک مہمان خاتون نے کہا آج سے پہلے میں اسلام کے بارے میں منفی باتیں ہی جانتی تھی مگر آج میں نے جو سنا وہ اچھا اور محبت سے بھرا ہوا پیغام تھا۔ میں نے سیکھا کہ ISIS اسلام نہیں ہے اور اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی رکھوالی کرنی چاہئے۔
- ایک ڈینش مہمان نے کہا ڈینش لوگ مسلمانوں سے اور ان جنگوں سے جو مشرق وسطیٰ میں ہو رہی ہیں بہت ڈرتے ہیں مگر کم از کم آج کے بعد ہمیں یہ تو پتا چل گیا ہے کہ وہاں پر جو ہو رہا ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یا ان کے مذہب کی غلطی نہیں بلکہ ان کی تعلیم کو بگاڑا گیا ہے۔

سوال: ہیومنسٹ سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب: خاتون نے کہا کہ: پُرامن پیغام کے بارے میں لوگوں کو بہت کم معلومات ہیں۔ میڈیا صرف بری چیزوں کو سامنے لاتا ہے اور اچھی چیزوں کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا۔ ڈنمارک کا سارا میڈیا آج یہاں موجود ہونا چاہئے تھا اور میں اپنے ملک کے لوگوں کے اس رویے سے بہت مایوس ہوئی ہوں۔

سوال: ایک ڈینش سیاستدان کِم لوفہوم (Kim Lofholm) نے حضور انور کا خطاب سن کر کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب: موصوف نے کہا کہ: یہ میرا پہلا موقع تھا کہ میں کسی خلیفہ سے ملا ہوں۔ دنیا کو خلیفہ کی آواز سننے کی ضرورت ہے۔ ان کے الفاظ کو دُور دُور تک پھیلنا چاہئے۔ شاید آپ ایک چھوٹی سی جماعت ہوں مگر آپ کا پیغام بہت بڑا ہے۔ مثلاً میں نے محمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے بارے میں جانا مثلاً یہ کہ انہوں نے عیسائیوں کو اپنی مسجد میں عبادت کرنے دی اور یہ بھی کہ وہ ہر قسم کے anti semitism کے خلاف تھے۔

سوال: امریکن ایمبیسی کے نمائندہ نے حضور انور کا خطاب سن کر کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب: موصوف نے کہا کہ: خلیفہ نے اسلام کا حقیقی چہرہ دکھایا۔ لوگ برسلز اور پیرس کے حملوں کے بعد اسلام سے ڈرنے لگ گئے تھے مگر خلیفہ نے واضح کیا کہ اس دہشتگردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام ایک حکمت اور امن کا پیغام ہے۔

سوال: Lund University Malm میں اسلامیات کے پروفیسر نے مالمو میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر حضور انور کے خطاب کے بعد کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب: موصوف نے کہا کہ: خلیفہ کا خطاب نہایت دلچسپ اور اپنے اندر اثر رکھنے والا تھا۔ خطاب ختم ہونے کے بعد میں نے دیکھا کہ لوگ خطاب کے حوالے سے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے اور سب لوگ ہی اس سے بہت متاثر نظر آ رہے تھے۔ بعض لوگوں نے تو اس خطاب کی نقل مہیا کئے جانے کا مطالبہ بھی کیا۔

سوال: یوگوسلاویہ سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان حسین عبداللہ صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب: موصوف نے کہا کہ: خلیفہ کے الفاظ نے مجھے چُھو لیا ہے اور میں ان کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ انہوں نے اسلام کا اس طرز پر دفاع کیا جو دوسرے مسلمان نہیں کر سکتے۔

سوال: عراق سے آنے والے ایک عیسائی مہاجر سلام صاحب نے کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب: موصوف نے کہا کہ: میں نے عراق میں کبھی ایسی باتیں نہیں سنیں۔ کاش کہ عراقی لوگ خلیفہ کی بات سن لیتے تو ہمیں اس طرح ہجرت نہ کرنی پڑتی اور یہاں سویڈش لوگوں کے سامنے بھکاری بن کر نہ آنا پڑتا۔ عراق میں آپ کے خلیفہ جیسا ایک شخص بھی نہیں ہے۔ آپ کی جماعت تمام مسلم فرقوں سے بہتر ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہٹ کر خلافت قائم کرنے والوں کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہٹ کر اگر کوئی اس زمانے میں خلافت قائم کرنا چاہتا ہے یا چاہے گا تو وہ ناکام ہوگا اور امن قائم نہیں کر سکے گا۔ شام اور عراق میں خلافت کے نام پر جو تحریک شروع ہوئی تھی وہ بھی اب ختم ہوگئی۔ جو کام خلافت کے نام پر شروع ہوا تھا دو تین سال میں وہ صرف ایک تنظیم کا نام رہ گیا جس نے نہ اپنوں کو امن دیا ہے نہ غیروں کو امن دیا ہے۔

سوال: حضور انور نے اسلامی ممالک میں ہو رہی شدت پسندی کا کیا دردناک واقعہ بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: شدت پسندی کا یہ حال ہے کہ گزشتہ دنوں ایک خبر تھی کہ ایک عورت کا چھوٹا دودھ پیتا بچہ بھوک سے تڑپ رہا تھا اور گھر کا فاصلہ دور تھا۔ عورت نے بالکل ایک علیحدہ جگہ جا کر درخت کے نیچے بچے کو دودھ پلانا شروع کیا تو اس وقت یہ اسلام کے نام نہاد ٹھیکیدار اور اسلام کی حفاظت کرنے والے آ گئے اور ان نام نہاد خلافت کے سپاہیوں نے اس عورت سے اس کا بچہ چھینا کہ تم سڑک پر بیٹھی دودھ پلا رہی ہو۔ حالانکہ بالکل ایک علیحدہ جگہ تھی اور پھر بچہ چھین کر گولیاں مار کر اس عورت کو مار دیا۔

سوال: حضور انور نے جماعت اور خلافت کے قائم و دائم رہنے کے متعلق کیا پُرشوکت پیشگوئی فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا قیام اور خلافت کا وعدہ الٰہی وعدہ ہے اور وہی چیز جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں تھی لوگوں نے وہ ختم کرنے کی کوشش کی لیکن ختم نہیں ہوئی۔ وہ آج بھی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی ختم نہیں کر سکتے۔ اور یہ خلافت اور یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ جاری رہنے کے لئے ہے۔ اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں تو اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ اتنی بڑی تعداد تک اسلام کا پیغام پہنچا سکتے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ فیصلہ کر لیا ہو کہ اس نے یہ پیغام زمین کے کناروں تک پہنچانا ہے تو پھر ان ترقیات کو کون ہے جو روک سکتا ہے۔ کوئی دنیاوی طاقت روک نہیں سکتی اور ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہمیشہ وفا کے ساتھ خلافت احمدیہ کے ساتھ منسلک رکھے اور ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو مزید شان سے جلد از جلد پورا ہوتا ہوا دیکھ سکیں۔

سوال: خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن احباب جماعت کی وفات کی اطلاع دی اور ان کی نماز جنازہ ادا کی؟

جواب: حضور انور نے ایک جنازہ حاضر اور دو غائب ادا کئے۔ جنازہ حاضر مکرم چوہدری فضل احمد صاحب وقف ابن مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب مرحوم آف ننکانہ کا تھا۔ جنازہ غائب مکرم داؤد احمد صاحب شہید ابن مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب آف کراچی اور مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب کا تھا۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ڈنمارک و سویڈن، مئی 2016ء

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسلام سب کے لئے امن، سلامتی اور پیار کا مذہب ہے

☆ دُنیا کا امن اس وقت ہمارے سامنے سب سے اہم اور نازک ترین مسئلہ ہے تمام بنی نوع انسان کو قوم، ذات اور رنگ و نسل سے بالا ہو کر امن پیار، برداشت اور باہمی احترام جیسی بنیادی انسانی اقدار کو بلند کرنا ہوگا حکومت اور مذہب دونوں کو ہر قسم کے تعصب سے پاک ہونا ہوگا، یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم سب کو سچائی اور دیرپا امن کے قیام کی آرزو کی تکمیل کے لئے کوشش کرنا ہوگی۔

☆ مسلمان مہاجرین اور پناہ گزینوں کا یہ مذہبی فریضہ ہے کہ اس ملک نے ان کو یہاں رہنے اور یہاں سے فائدے حاصل کرنے کی اجازت دیکر جو احسان کیا ہے وہ ہمیشہ اس کو یاد رکھیں، ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس ملک کے اندر پُرامن طور پر رہیں اور اس ملک کے قوانین کی پاسداری کریں، وہ اس معاشرہ کا مفید حصہ بنیں، اس ملک کی ترقی اور فلاح کے لئے مدد کریں۔

☆ دوسری طرف مقامی شہریوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سویڈن نے خدمتِ انسانیت کو اخلاقی فرض سمجھتے ہوئے ان پناہ گزینوں کو قبول کیا ہے۔ اس لئے انہیں چاہئے کہ وہ خدمت اور پیار کے جذبہ سے آنے والوں کا استقبال کریں۔ میں پھر سے کہوں گا کہ یہ انتہائی ضروری ہے کہ آپ ان مہاجرین کی اپنے معاشرہ میں integration پر بہت زیادہ توجہ دیں

☆ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صرف مہاجرین کو ہی بسانے میں نہ لگی رہے جس کے نتیجہ میں ان کے موجودہ شہریوں کے حقوق نظر انداز ہو جائیں۔ ایک توازن کو برقرار رکھنا ہوگا۔ میں حکومت اور پالیسی سازوں کو یہی مشورہ دوں گا کہ وہ اس بات کی یقین دہانی کریں کہ مقامی لوگوں کے حقوق کسی طرح بھی نظر انداز نہ ہوں یا ان پر کسی بھی قسم کا بُرا اثر نہ پڑے۔ یہ ایک حساس معاملہ ہے اور اس کو بڑی احتیاط اور توجہ کے ساتھ دیکھنا ہوگا، اگر مقامی لوگوں کے اندر مہاجرین کے لئے ناپسندیدگی پیدا ہوگئی تو اس سے خطرناک ردِّ عمل کی کڑی شروع ہو جائے گی۔ مقامی شہری پناہ گزینوں کے خلاف ہو جائیں گے جس کے نتیجہ میں شاید مہاجرین کو معاشرے سے الگ تھلگ کر دیا جائے۔ اور ممکن ہے کہ اس اکیلے پن کے احساس کی وجہ سے بعض مہاجرین انتہا پسند لوگوں کے ہاتھ لگ کر radicalisation کا شکار ہو جائیں اور ہو سکتا ہے کہ اس طرح ایک شیطانی چکر شروع ہو جائے جس سے اس قوم کا امن اور سکون برباد ہو جائے۔

☆ جہاں تک اسلامی تعلیمات کا تعلق ہے تو میں آپ کو ایک مرتبہ پھر یقین دلاتا ہوں کہ اسلام سب کے لئے امن، سلامتی اور پیار کا مذہب ہے۔ اسلام مسلمانوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنے وطن سے محبت کریں، اپنے وطن سے وفادار رہیں اور اس کے قوانین کی پاسداری کریں

☆ قرآن شریف میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کے خلاف بھی بغض اور کینہ نہ رکھیں اور ان سے بدلہ نہ لیں بلکہ انہیں تعلیم دی گئی ہے کہ خواہ کیسے بھی حالات ہوں وہ ہمیشہ ہر معاملہ میں انصاف پر قائم رہیں، معاشرہ میں امن قائم کرنے کے لئے یہ کس قدر خوبصورت تعلیم ہے، اسلام سکھاتا ہے کہ ایک مسلمان کو سچائی اور انصاف کے بول بالا کے لئے اپنے نفس، اپنے والدین یا اپنے قریبی عزیز کے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے، یقیناً اس سے بہتر انصاف کے معیار ہو ہی نہیں سکتے، پس یہی تعلیم دنیا میں امن کے قیام کا دروازہ ہے

☆ قرآن کریم میں ایک اور نہایت اہم اسلامی اصول بیان ہوا ہے کہ ''حقیقی مسلمان وہی ہیں جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں'' میرے نزدیک یہ اصول صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ تمام ملکوں اور قوموں کے لئے ایک عالمی اصول ہے، تمام حکومتوں اور عالمی اداروں کے سپرد امانتیں ہیں اور ان کے سربراہوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ایمانداری، سچائی اور انصاف پر قائم رہتے ہوئے ان امانتوں کا حق ادا کریں۔ اگر مسلمان اپنے مذہب کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے تو ان کے ملکوں میں کوئی خانہ جنگی اور تصادم نہ ہوتا

☆ اگر ہم اسلام کی حقیقی تصویر دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خلفائے راشدین کے ادوار کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی قائم کردہ اعلیٰ مثالیں ثابت کرتی ہیں کہ اسلام امن اور انصاف کے لئے ایک شمع ہے جو عالمی مذہبی آزادی اور pluralism کی ضمانت دیتا ہے

(سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہوم میں ایک استقبالیہ تقریب میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا معرکۃ الآراء خطاب)

دُنیا کا ایک عظیم لیڈر سویڈن آیا، یہ ایک عظیم شخصیت کی عظیم تقریر تھی

● خلیفہ کا پیغام بہت اہم تھا کہ رواداری اور دوسروں کو اپنے عقائد پر قائم رہنے کا حق دینے سے ہی امن قائم ہو سکتا ہے۔ خلیفہ امن کی علامت ہیں اور میں نے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ (ایک مہمان Ake Bader صاحب)

● میں نے عراق میں کبھی ایسی باتیں نہیں سنیں۔ وہاں لوگ اسلام کی وہ شکل پیش نہیں کرتے جو آپ کے خلیفہ بتا رہے ہیں، کاش کہ عراقی، خلیفہ کی بات سُن لیتے تو ہمیں اس طرح ہجرت نہ کرنا پڑتی۔ عراق میں آپ کے خلیفہ جیسا ایک شخص بھی نہیں ہے۔ آپ کی جماعت تمام مسلم فرقوں سے بہتر ہے۔ (عراق سے آنے والے ایک عیسائی مہاجر سلام صاحب)

● خلیفہ کی تقریر سب سے بہتر تھی خلیفہ کی باتیں دل سے نکلتی ہیں اور دل پر اثر کرتی ہیں خلیفہ کھل کر اور جرأت سے بات کرتے ہیں خلیفہ نے بعض بہت اہم اور پُرحکمت نصائح کی ہیں۔ مجھے اسلام کے بارے میں بہت کچھ جاننے کو ملا ہے۔ میں نے رفیوجی کرائسز پر بے شمار مضامین پڑھے ہیں مگر میں نے خلیفہ جیسا متاثر کن تجزیہ نہیں پڑھا۔ (ایک مہمان Joham Winfalt صاحب)

● میں آپ کے خلیفہ سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ خلیفہ نے اسلام کی اصل تصویر پیش کی ہے۔ رفیوجی کرائسز کے بارے میں خلیفہ گہرا تجزیہ رکھتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ آپ کے خلیفہ مسلمانوں کیلئے ایک مثالی نمونہ ہیں۔ یہ بہت خوب تھا کہ خلیفہ اپنی بات قرآنی حوالہ جات سے کر رہے تھے۔ میں یہ تقریر اپنے سارے دوستوں تک پہنچاؤنگی۔ (ایک مہمان Eva Lofgrem صاحبہ)

● بہت اچھا پروگرام تھا اور خلیفہ کا رفیوجی کرائسز پر تجزیہ بہت خوب تھا۔ خلیفہ بہت پُرحکمت باتیں کرتے ہیں اور اپنے بیان میں سچے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ تمام مسلمانوں کا آپ کے خلیفہ جیسا سربراہ ہوتا جو انہیں امن اور سچائی کی طرف لاتا (ایک مہمان Gunnar Hendrikson صاحب)

● ہمارے لئے بڑے فخر کی بات ہے کہ دنیا کا ایک عظیم لیڈر سویڈن آیا۔ یہ ایک عظیم شخصیت کی عظیم تقریر تھی۔ خلیفہ کا پیغام صرف سویڈن کیلئے نہیں، پورے یورپ بلکہ پوری دنیا کیلئے ہے کہ عالمی رہنماؤں کو چاہئے کہ امن کیلئے کوشش کریں۔ یقیناً خلیفہ نے مجھے اور میرے پارلمانی ساتھیوں کو بہت کچھ سوچنے کو دیا ہے۔ (ممبر آف پارلیمنٹ Mr Beng صاحب)

(حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا معرکۃ الآراء خطاب سن کر مہمانوں کے تاثرات)

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 16، 17 رمئی 2016 کی مصروفیات

16 رمئی 2016 (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجے مسجد محمود میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

مالمو سے سٹاک ہوم کیلئے روانگی:

آج پروگرام کے مطابق مالمو سے سٹاک ہوم

کیلئے روانگی تھی۔ بارہ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت مالمو، مرد وخواتین، بچے بوڑھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے اور بچیوں کے گروپس مسلسل الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ اسکے بعد سٹاک ہوم کیلئے روانگی ہوئی۔

مالمو سے سٹاک ہوم کا فاصلہ 615 کلومیٹر ہے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق راستہ میں Ljungby شہر میں رک کر نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور لنچ کا پروگرام تھا۔ 182 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد دو بجے کے قریب Ljungby پہنچے جہاں Best Western Hotel میں نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ نمازوں کیلئے ایک ہال حاصل کیا گیا تھا۔ دو بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق یہاں سے 3 بجکر 20 منٹ پر آگے سٹاک ہوم کیلئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے سٹاک ہوم کا فاصلہ 433 کلومیٹر ہے۔ راستہ میں ایک مقام پر قریباً پندرہ منٹ کیلئے رکے اور پھر آگے سفر جاری رہا۔

سٹاک ہوم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام اور جملہ پروگرام کا انتظام Sheraton ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Sheraton ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔ ہوٹل کے بیرونی لاؤنج میں احباب جماعت سٹاک ہوم مرد وخواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت سٹاک ہوم مکرم خالد محمود چیمہ صاحب اور مبلغ سلسلہ سٹاک ہوم مکرم کاشف محمود ورک صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ خواتین مسلسل شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں اور مرد احباب اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے اندر تشریف لے گئے۔ ہوٹل کے مین دروازہ پر ہوٹل کے چیف سیکورٹی آفیسر اور آن ڈیوٹی مینیجر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کا انتظام ہوٹل کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

سٹاک ہوم ملک سویڈن کا دارالحکومت ہے۔ یہاں جماعت کا قیام 1970 کی دہائی میں ہوا۔ سال 2008 میں جماعت نے ایک عمارت بطور جماعتی سینٹر 3.5 ملین کرونز میں Bramten, Spanga کے علاقہ میں خریدی۔ اس عمارت میں مردوں اور عورتوں کیلئے دو ہال ہیں، جہاں تقریباً ایک سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ لائبریری، مرکزی دفتر، گیسٹ روم، کچن اور دیگر بنیادی سہولیات موجود ہیں۔

جماعت احمدیہ سٹاک ہوم کی تجنید 150 کے لگ بھگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت سٹاک ہوم ترقی کر رہی ہے اور اب ان کا بھی باقاعدہ اپنی مسجد تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔

☆......☆......☆

17 مئی 2016 بروز منگل

نمازوں کی ادائیگی کے لئے ایک ہال شیرٹن ہوٹل میں حاصل کیا گیا تھا۔ صبح تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ سٹاک ہوم میں طلوع آفتاب کا وقت چار بج کر دس منٹ پر ہے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقات:

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج جماعت سٹاک ہوم کی 32 فیملیز کے 109 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک فیملی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

آج جماعت سویڈن نے شیرٹن ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔

شیرٹن ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب

تقریب سے قبل بعض مہمانان کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق تقریب کے آغاز سے قبل بعض مہمان حضرات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ ان مہمانوں میں Hon. Hillevi Larsson ممبر پارلیمنٹ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی، Hon. Valter Mutt ممبر پارلیمنٹ گرین پارٹی، Hon. Annika Lillemets ممبر پارلیمنٹ گرین پارٹی، Hon. Bengt Eliasson ممبر پارلیمنٹ لبرل پارٹی، اور Hon. Mia Sydow ممبر پارلیمنٹ لیفٹ پارٹی شامل تھے اور یہ سبھی مہمان کانفرنس روم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے منتظر تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بج کر پینتالیس منٹ پر تشریف لائے۔ ملاقات کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وہاں موجود مہمانوں سے ان کا حال دریافت فرمایا۔ مہمانوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سویڈن کے حوالہ سے پوچھا جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مالمو تو پہلے ہی جا چکا ہوں مگر سٹاک ہوم پہلی مرتبہ آیا ہوں۔ اس پر مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

ایک ممبر پارلیمنٹ جن کا تعلق گرین پارٹی سے ہے انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کیا کہ ہم لندن میں پہلے بھی مل چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُن سے استفسار فرمایا کہ گرین پارٹی کی پارلیمنٹ میں کتنی سیٹیں ہیں؟ اس پر موصوف نے جواب دیا کہ ان کی پچیس سیٹیں ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا سوشل ڈیموکریٹک کے ساتھ اتحاد ہے؟ اس دوست نے اثبات میں جواب دیا۔ اسی طرح سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والی ایک اور ممبر آف پارلیمنٹ خاتون نے بتایا کہ ہم گرین پارٹی کے علاوہ لیفٹ پارٹی کے ساتھ بھی مل کر کام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گرین پارٹی کے ممبرز سے مسکراتے ہوئے استفسار کیا کہ آپ لوگ ملک میں سبز انقلاب لیکر آنا چاہتے ہیں؟ یہاں تو پہلے ہی ہر چیز سبز ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس استفسار پر تمام حاضرین بہت محظوظ ہوئے اور ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے جواب دیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت اچھے وقت میں سویڈن کا دورہ فرمایا ہے جبکہ بہار شروع ہو چکی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابھی تک تو پتے نکل رہے ہیں۔ میرا نہیں خیال کہ ابھی بھرپور سبزہ ظاہر ہوا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے بتایا کہ ہماری پارلیمنٹ کی کل سیٹوں کی تعداد 349 ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ کسی بھی پارٹی کے پاس اکثریت نہیں ہے۔ اس پر سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والی خاتون نے جواب دیا کہ یہ بات درست ہے۔ تاہم سب سے زیادہ سیٹیں سوشل ڈیموکریٹس کے پاس ہی ہیں جن کی تعداد 113 ہے۔

اس کے بعد ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ آپ کا مالمو میں قیام کیسا رہا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بہت اچھا رہا۔ وہاں ہماری مسجد کا افتتاح ہوا۔ مالمو میں ہماری جماعت کے ممبرز بھی ہیں۔ ان سے بھی ملاقات ہوئی۔ باقی سویڈن کے دوسرے علاقوں سے بھی لوگ ملنے کیلئے آئے ہوئے تھے ان کے ساتھ بھی وہاں ملاقاتیں ہوئیں۔ موسم بھی بہت خوشگوار تھا۔ مالمو میں اچھا وقت گزرا۔

اس کے بعد ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ بہت زیادہ سفر کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بہت زیادہ تو نہیں۔ آپ کہہ سکتی ہیں کہ سال میں دو تین ماہ سفر پر رہتا ہوں۔ شاید یہ آپ کے لئے زیادہ ہو مگر میرے لئے بہت زیادہ نہیں ہے۔

بعد ازاں ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ آپ نے سویڈن میں "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" کی جو تحریک چلائی ہے وہ کس حد تک کامیاب ہوئی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ تحریک سویڈن میں نہیں بلکہ ہر جگہ ہی چل رہی ہے۔ میرے خیال میں یہی ایک چیز ہے جس کے ذریعہ سے آپ معاشرہ میں امن محبت اور ہم آہنگی کو فروغ دے سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کے نتائج بہت زیادہ خوش آئند تو نہیں ہیں لیکن بہر حال میں پُر امید ہوں۔ ہمیں تو اپنی پوری کوشش کرنی ہے۔ یہی ہمارا مقصد ہے اور اس کیلئے ہم کوشش کرتے رہیں گے اور کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہم بھی امن کے قیام کی کوششیں جاری رکھیں گے اور ہمارے بعد آنے والی نسلیں بھی اس کو جاری رکھیں گی۔ ہمارا مشن یہی ہے کہ دنیا کو بچائیں اور اپنی نسلوں کو پیار، محبت اور ہم آہنگی جیسی اعلیٰ اقدار کا وارث بنا کر جائیں۔ ہمیں اگر اپنے لئے نہیں تو اپنی نسلوں کے لئے بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ یہاں سویڈن میں جنگ تو نہیں ہے لیکن دوسرے کئی مسائل کا سامنا ہے۔ کئی متنازع چیزیں ہیں۔

کلامُ الامام

"کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا
جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔"
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 601)

طالبِ دُعا: سکینۃ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

یہاں تعصب پایا جاتا ہے۔ احمدیوں کے علاوہ یہاں انتہا پسند مسلمان بھی آباد ہیں جو داعش میں جا کر شامل ہو رہے ہیں اور اس طرح کے کئی مسائل ہیں۔ ان کا کیا حل ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے سب کو ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے اور ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرنے چاہئیں اور انہی چیزوں کو بنیاد بنا کر مسائل حل کرنے چاہئیں خواہ ان مسائل کا تعلق رفیوجیز کے ساتھ ہو یا مہاجرین کے ساتھ ہو یا پھر مقامی لوگوں کے ساتھ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتیں کہ سویڈن جنگ میں شامل نہیں ہے کیونکہ اگر خدانخواستہ تیسری عالمی جنگ ہوتی ہے تو آپ بھی اس کا حصہ ہوں گے۔ پس یہ بحران بہت بڑا ہے۔ صرف اتنی سی بات کافی نہیں کہ ہم تو دنیا کے ایک طرف ہیں، ایک چھوٹا سا جزیرہ ہیں۔ اس لئے ہمارا جنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جیسا کہ اب دنیا ایک گلوبل ویلیج بن چکی ہے ہر قوم اس کی زد میں آئے گی۔

ایک ممبر آف پارلیمنٹ خاتون نے سوال کیا کہ آپ کہتے ہیں کہ نفرت کو ختم کر دیا جائے۔ لیکن یہ نفرت کیسے ختم ہو جب دونوں اطراف اختلافات بہت زیادہ ہوں اور آپس کے فاصلے بہت زیادہ ہوں؟ مشرق اور مغرب کا فرق ہے، امیر اور غریب کا فرق ہے؟ ان کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر صحیح طور پر انصاف کا قیام ہو تو یہ فرق خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اگر ہم اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں لگ جائیں تو امن قائم ہو سکتا ہے۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتیں کہ ہر سویڈش دوسرے سویڈش کا حق ادا کر رہا ہے۔ دنیا کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہم لوگ لالچی ہو گئے ہیں اور اسی وجہ سے فاصلے بڑھ رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ میرے نزدیک سب سے بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے خالقِ حقیقی کو بھلا بیٹھے ہیں۔ پس یہ بہت زیادہ ضروری ہے کہ ہم اس دنیا کے خالق کو پہچانیں۔ یہ ایک بات ہے اور دوسری یہ کہ ہم دوسروں کے حقوق ادا کریں اور ان کے ساتھ پیار، محبت کے ساتھ پیش آئیں اور ایک دوسرے کا احترام کریں۔ لیکن یہ بہت مشکل کام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دیکھیں یہ انسانی فطرت ہے کہ تمام لوگ ہر بات پر اتفاق نہیں کر سکتے۔ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کے ساتھ آپ اتفاق نہیں کرتے۔ بعض چیزیں ایسی بھی ہیں جن کے ساتھ مَیں اتفاق نہیں کرتا۔ یہ تو انسانی فطرت ہے مگر اس کے باوجود بھی ہمیں ان چیزوں کو دشمنی کا باعث نہیں بنانا چاہئے۔ ممکن ہے کہ سگے بہن بھائیوں کے نظریات مختلف ہوں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ گھر میں ہر وقت لڑتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات بچے بھی ایک دوسرے سے مختلف رائے رکھتے ہیں اور بسا اوقات اس وجہ سے لڑتے بھی ہیں مگر کچھ دیر بعد نارمل ہو جاتے ہیں۔ تو کم از کم ہم انسانی نفسیات کے اس پہلو سے ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ ایک دوسرے کے نظریات کو سمجھیں اور اس کے بعد نارمل ہو جائیں۔ اگر آپ مجھے گالی دیں تو مجھے اپنی آخری حد تک اس کو برداشت کرنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے آپ کی برداشت میری برداشت سے بہت کم ہو، مگر ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنی آخری حد تک ایسی چیزوں کو برداشت کرے۔ قرآن کریم ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ ممکن ہے کہ آپ لوگوں کا آپس میں اختلاف ہو جائے اور اگر ایسی صورتحال سامنے آتی ہے تو آپ کے ساتھیوں کو چاہئے وہ ایسے معاملات کو حل کروانے کی کوشش کریں۔ لیکن یہ سب اس بات پر منحصر ہے کہ آپ کے اندر برداشت کا مادہ کتنا ہے؟ آپ کے اندر دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا کتنا حوصلہ ہے؟ اگر لوگوں کے بیچ اختلافِ رائے ہے تو ان کے پاس عقل بھی تو ہے۔ اگر ایسی صورتحال سامنے آتی ہے تو اسے استعمال کرنا چاہئے۔

اس کے بعد ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ اگر ہم دنیا کے مختلف گروپوں کے مابین ہونے والی لڑائیوں کا جائزہ لیں تو اگر ایک گروپ کے اُوپر ظلم ہوتا ہے تو وہ لازمی انتقامی کارروائی کرتا ہے۔ مگر جماعت احمدیہ کی صورتحال بالکل اس کے برعکس ہے۔ جماعت احمدیہ پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں مگر وہ کسی قسم کی کوئی انتقامی کارروائی نہیں کرتی جو کہ بہت مشکل کام ہے؟ جماعت ایسا رویہ اپنانے میں کس طرح کامیاب ہوئی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہم پر حملے ہوتے ہیں اور بعض جانیں بھی ضائع ہو جاتی ہیں مگر اس کے باوجود ہم جو کھوتے ہیں اس سے کہیں زیادہ حاصل کر رہے ہیں۔ اب آپ کے دل میں احمدیوں کے لئے ہمدردی بھی اسی وجہ سے ہے کہ ہم بدلہ نہیں لیتے۔ اگر ہم بھی بدلہ لینے والوں میں سے ہوتے تو آج آپ کے دل میں احمدیوں کے لئے ہمدردی نہ ہوتی۔ یہی ہماری تعلیم ہے۔ ہماری جماعت کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ اگر آپ لوگوں کے دل جیتنا چاہتے ہیں تو آپ کو اپنی برداشت بڑھانی پڑے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ بات بھی نہیں ہے کہ ہم لوگ بالکل ہی ردِّعمل ظاہر نہیں کرتے۔ ہم ردِّعمل ظاہر کرتے ہیں مگر قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔

اس کے بعد ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ اس قسم کی برداشت پیدا کرنے کے حوالہ سے آپ سیاستدانوں کو کیا نصیحت کرنا چاہیں گے کہ وہ بھی اپنے اندر برداشت کو بڑھائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بانی اسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نہایت خوبصورت اصول بتایا ہے کہ جو آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی اپنے بھائی کیلئے پسند کریں۔ اگر کسی چیز کو آپ اپنے لئے برا یا اچھا سمجھتے ہیں تو دوسروں کے لئے بھی ایسا ہی احساس ہونا چاہئے۔ اس سے آپ کے اندر برداشت پیدا ہوگی۔

اس کے بعد ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی تعلیمات کو سننے والوں اور ان پر عمل کرنے والوں میں اضافہ ہو رہا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بالکل اضافہ ہو رہا ہے۔ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جو ہماری تعلیمات کو سراہتی ہے اور اسی لئے آپ بھی یہاں موجود ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ہے چاہے وہ ہم میں شامل ہوں یا نہ ہوں مگر وہ ہماری تعلیمات کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات کچھ لوگوں کے لئے روکیں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وہ علی الاعلان ہماری تعلیمات کو نہیں اپناتے مگر دل میں وہ ہماری تعلیمات کی قدر کرتے ہیں۔

استقبالیہ تقریب:

ممبرانِ پارلیمنٹ کے ساتھ یہ میٹنگ سوا سات بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے ہال میں تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل تمام مہمانانِ کرام اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ چکے تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم ظہیر احمد چوہدری صاحب نے تلاوت کی اور مکرم مطیع الرحمان صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم مامون الرشید صاحب امیر جماعت سویڈن نے اپنا استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد بعض مہمان حضرات نے اپنے ایڈریسز بھی پیش کئے جن میں سب سے پہلے سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والی ممبر آف پارلیمنٹ Hillevi Larsson نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: مجھے مسجد مالمو دیکھنے کا موقع ملا ہے، بہت ہی خوبصورت عمارت ہے اور جب آپ مسجد میں داخل ہوں اور احمدیہ جماعت سے ملیں تو آپ کو محبت، برداشت اور امن کا پیغام ملے گا۔ مَیں خود اس مسجد میں گئی ہوں اور خلیفۃ المسیح سے ملی ہوں۔ یہ نہ صرف ایک خوبصورت عمارت ہے بلکہ ایک خوبصورت پیغام لئے ہوئے ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہی پیغام ہے جو موجودہ حالات میں دنیا کی ضرورت ہے۔ دنیا میں جنگ و جدل، نفرتیں، فساد اور گروہوں کے مابین اختلافات عام ہیں۔ یہ پیغام بعینہٖ ان چیزوں کے برعکس ہے اور ہمیں یہ پیغام اختیار کرنا چاہئے اور اس تاریک زمانہ میں خلیفہ ہی ہیں جو اُمید کی کرن ہیں۔

موصوفہ نے کہا: ایک بات جو میں سمجھ نہیں سکی کہ خلیفہ تو دنیا میں جگہ جگہ جا کر اسلام کا امن کا پیغام پھیلا رہے ہیں اور دوسرے مسلمان اتنا ہی آپ لوگوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ میرا تو خیال تھا کہ آپ جتنا یہ پیغام پھیلائیں گے اتنا ہی لوگ آپ کے قریب آئیں گے لیکن حیرت ہے کہ اس کے باوجود سانحہ لاہور 2010 ہو گیا۔ 70 لوگ شہید ہو گئے۔ ایسے المیہ کے بعد بھی میرے لئے یہ بہت حیرت کا مقام ہے اور اس کا ذکر میں اپنے دیگر دوست پارلیمنٹیرینز سے بھی کرتی ہوں کہ آپ لوگ کسی قسم کا کوئی بھی بدلہ لینا نہیں چاہتے۔

موصوفہ نے کہا: یہ تو ایک فطرتی تقاضہ ہے اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جن پر ظلم کئے گئے وہ بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، جتنا ظلم کیا جاتا ہے اتنا ہی خطرہ بڑھتا جاتا ہے کہ ویسا ہی بدلہ لیا جائے گا۔ اگر مظلوم کمزور بھی ہو تب بھی بدلہ لینے کا جنون قائم رہتا ہے اور جب کبھی ایسی قوموں کو طاقت حاصل ہوتی ہے تو وہ ظالم بن جاتی ہیں، لیکن میں دیکھتی ہوں کہ جماعت احمدیہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ جتنی بھی آپ نفرت کریں یہ اتنا ہی پیار کرتے ہیں۔ جتنا بھی آپ ان سے لڑیں، اتنا ہی امن پائیں گے۔ میں حیران ہوں اور اس بات سے بہت متاثر ہوں۔ میرے خیال میں باہمی اختلافات کیلئے بھی احمدیوں کے اس کردار میں ایک اہم پیغام ہے کیونکہ دنیا میں بہت سے مذاہب ہیں اور خلیفۃ المسیح نے ہمیں بتایا ہے کہ ان تمام مذاہب کے ہوتے ہوئے بھی ہم امن سے رہ سکتے ہیں۔ ہمیں باہم متحد ہونا ہے اور مل جل کر اس دنیا کو ایک بہتر مسکن بنانا ہے۔

موصوفہ نے کہا: میں پہلے بھی احمدیوں سے ملی ہوں لیکن خلیفہ سے ملاقات بہت ہی متاثر کن ہے۔ آپ جتنے احمدیوں سے ملیں آپ کو یہی تاثر ملتا ہے کہ یہ بہت اچھے لوگ ہیں۔ جتنا آپ خلیفۃ المسیح سے ملیں

کلامُ الامام

”خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 595)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

”سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 594)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

اتنا آپ مزید سیکھتے ہیں۔ اتنا ہی آپ کو اندازہ ہوتا ہے کہ اس جماعت میں ذرہ بھر بھی برائی نہیں ۔ یہ تو اچھائی ہی اچھائی ہے۔

موصوفہ نے کہا : خلیفہ اور ان کی جماعت کی ایک اور اچھی بات یہ ہے کہ آپ صرف اچھائی اور امن کی باتیں نہیں کرتے بلکہ عمل کر کے بھی دکھاتے ہیں۔ اور یہ بہت ہی پائیدار چیز ہے کہ جو کہا جائے اس پر عمل بھی کیا جائے۔ خلیفہ امن کانفرنسز میں بھی خطاب کرتے ہیں جہاں دنیا بھر سے آنے والے ممبرانِ پارلیمنٹ جاسکتے ہیں اور سیکھ سکتے ہیں۔ وہاں پیس پرائز بھی دیا جاتا ہے۔ خلیفہ عالمی رہنماؤں سے بھی ملتے ہیں۔ ان رہنماؤں کو خطوط تحریر کئے ہیں اور میرے خیال میں آپ امن کیلئے بہت کچھ کر رہے ہیں۔ خلیفۃ المسیح فردِ واحد کے طور پر اتنے شاندار کام کر رہے ہیں اور آپ سب جو احمدیہ مسلم جماعت کا حصہ ہیں، خلیفہ کے پیغام کے ایمبیسڈرز ہیں۔

موصوفہ نے کہا : مَیں اس بات کا اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ میں مالمو میں بہت سے احمدیوں کو جانتی ہوں، یہ احمدی معاشرہ کا فعال حصہ ہیں۔ نئے سال کے موقع پر سڑکوں کی صفائی ایک شاندار کام ہے۔ ہر کوئی اس وقت تھکا ہوتا ہے، رات دیر تک آتش بازی و کھیل تماشہ ہوتا رہتا ہے اور صبح سوئے ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں احمدیہ جماعت کے افراد نکلتے ہیں اور سڑکوں کی صفائی کرتے ہیں اور انہیں پھر سے خوبصورت بنا دیتے ہیں۔ یہ بھی ایک پیار کا اظہار ہے۔ ہمیں قریب لانے کا ذریعہ اور باہمی ہم آہنگی اور امن کا ذریعہ ہے۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس کے آخر میں کہا : مَیں اس امن، محبت، برداشت، باہمی احترام، عاجزی اور انسانی خدمت کے پیغام کو آگے پھیلانے کے لئے پوری کوشش کروں گی۔

اس کے بعد گِرین پارٹی سے تعلق رکھنے والے ممبر آف پارلیمنٹ Valter Mutt نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا : مجھے آج دعوت دینے کا بہت شکریہ۔ مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ ہر بات امن سے ممکن ہے۔ امن کے بغیر کوئی مقصد بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا اور امید بھی جاتی رہتی ہے۔ لیکن اگر ہمارے دلوں میں امن قائم ہے، افراد کے مابین اور قوموں کے درمیان امن قائم ہے تو ہم دنیا کو بچا سکتے ہیں۔ ہم انسانیت اور دیگر خوبصورت تخلیقات کو بچاسکتے ہیں۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا : آپ کا امن اور ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کا پیغام بہت ہی شاندار ہے اور بطور ممبر گِرین پارٹی میرے مشن کی شروعات اس پیغام سے ہوتی ہے اور مَیں عزت مآب خلیفہ اور آپ سب احمدیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ سویڈن میں ایک منسٹر آف پیس ہونا چاہئے اور امن کا ایک شعبہ قائم ہونا چاہئے۔ لیکن بدقسمتی سے، دنیا میں صرف چار چھوٹے ممالک میں منسٹر آف پیس موجود ہیں۔ ان میں کوسٹاریکا اور باقی تین اس سے بھی چھوٹے پیسیفک جزائر ہیں۔ اور مجھے خوشی ہے کہ خلیفہ نے میری تائید کی ہے۔

موصوف نے کہا : جس طرح میرے سے پہلے Hillevi نے کہا ہے، مَیں احمدیوں کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ آپ لوگ معاشرے کی خدمت کرتے ہیں۔ ہر قومی دن کے موقع پر آپ ہمیں مدعو کرتے ہیں اور ہم سے یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں۔

موصوف نے کہا : بطور سیاستدان میں جانتا ہوں کہ یہاں بہت سے بُرے لوگ بھی ہیں۔ بُرے ماحول ہیں۔ بُرے گھر ہیں۔ بُرے نظام ہیں۔ میں بہت سے مسائل دیکھتا ہوں لیکن ہر جگہ آپ جیسے اعلیٰ صلاحیتوں والے افراد بھی ہیں، آپ بہت سے اچھے کام کرتے ہیں۔ میری نظر میں آگے بڑھنے کا یہی ایک طریق ہے۔ تمام انسانیت کیلئے آگے بڑھنے کا یہی راستہ ہے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ مجھے نہ صرف اس پروگرام میں بلایا گیا ہے بلکہ بڑی باقاعدگی سے مجھے پروگراموں میں بلایا جاتا ہے۔

موصوف نے کہا : بہت سی بُری چیزیں ہیں جو کہ عالمی نوعیت اختیار کر گئی ہیں۔ حرص اور جنگ اور نفرت عالمی صورت اختیار کر چکی ہے۔ یہ وقت ہے کہ ''محبت سب کے لئے'' اور یک جہتی کو عالمی سطح پر اُجاگر کیا جائے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

اس کے بعد لبرل پارٹی کے ایک ممبر پارلیمنٹ Bengt Eliasson نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: ہم عیسائی، مسلمان، یہودی، ہندو، دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے اور لامذہب باہم ایک ہی قوم ہیں۔ ہم طرح طرح کی زبانیں بولتے ہیں اور مختلف ثقافتیں رکھتے ہیں۔ ہم دنیا کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور چونکہ ہم جنگ و جدل کے درد سہہ چکے ہیں اور چونکہ ہم تاریک دور کو پیچھے چھوڑ دینا چاہتے ہیں اس لئے سوائے اس کے کہ ہم یہ یقین رکھیں کہ نفرت کے یہ تمام پرانے رواج ایک دن ختم ہو جائیں گے، ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں۔ جیسے جیسے دنیا چھوٹی ہوتی جارہی ہے، ہماری مشترکہ انسانی قدریں اُجاگر ہوں گی اور ہم مزید متحد اور مستحکم ہو کر امن کے ایک نئے دور کا آغاز کریں گے۔ ہمیں آگے بڑھنے کے لئے لازماً ایک نیا طریق اپنانا ہوگا، جس کی بنیاد باہمی مفاد اور احترام پر ہو۔

موصوف نے کہا: مغرب میں یا مشرق میں دنیا کے تمام رہنما جو فساد بڑھا رہے ہیں اور اپنے معاشروں کی برائیوں کو کسی اور کے سر ڈال رہے ہیں، انہیں بتادیں کہ آنے والے لوگ ان کی تباہ کاریوں کی بجائے ان کے تعمیری کاموں پر انہیں جانچیں گے۔

موصوف نے کہا : آئیں ہم آج کی شام یہ سوچیں کہ ہم کون ہیں اور اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے کتنا سفر کر چکے ہیں۔ آئیں آج کی شام اور اس پروگرام کو امن، برداشت، جمہوریت اور انصاف کے نام کریں۔

موصوف نے کہا: احمدیہ مسلم جماعت کا بہت شکریہ جنہوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی اور امن کی اس کوشش میں مجھے اپنے ساتھ شامل کیا۔ میں خلیفہ کو سویڈن آنے پر گرمجوش خوش آمدید کہتا ہوں، آپ کا بہت شکریہ۔

خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بجکر 35 منٹ پر انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم سے فرمایا اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام معزز مہمانان! آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت نازل ہو۔ سب سے پہلے تو میں اس موقع پر آپ لوگوں کا آج اس تقریب کی دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم اس وقت ایک مشکل دور سے گزر رہے ہیں۔ میرے خیال میں دنیا کا امن اس وقت ہمارے سامنے سب سے اہم اور نازک ترین مسئلہ ہے۔ اس مشکل گھڑی میں ہم حالات کا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں؟ میرے نزدیک تمام بنی نوع انسان کو قوم، ذات اور رنگ و نسل سے بالا ہو کر امن پیار، برداشت اور باہمی احترام جیسی بنیادی انسانی اقدار کو بلند کرنا ہوگا۔ کسی شخص کے عقائد، مذہب یا نسل کو بنیاد بنا کر اس سے امتیازی سلوک کرنے کی اب دنیا میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے حکومت اور مذہب دونوں کو ہر قسم کے تعصب سے پاک ہونا ہوگا۔ ہر ایک کو اپنی مرضی کے مطابق عقائد اپنانے کی آزادی حاصل ہونی چاہئے کیونکہ اس کا عقیدہ ایک ذاتی معاملہ ہے جس کا تعلق صرف اس کے دل و دماغ سے ہے۔ پس ہر شخص کو اپنی اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی آزادی ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم سب کو سچائی اور دیرپا امن کے قیام کی آرزو کی تکمیل کے لئے کوشش کرنا ہوگی۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ممالک اس وقت دنیا میں عدم استحکام اور جنگ و جدل کا مرکز بنے ہوئے ہیں کیونکہ ان ممالک کی حکومتیں اور رہنما اپنے مذہب کی تعلیمات کی بالکل پروا نہیں کر رہے۔ لیکن مغرب کے رہنے والوں کو بھی اپنے آپ کو اس خطرہ سے محفوظ نہیں سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ اس دور میں دنیا سمٹ کر ایک گلوبل ویلیج بن چکی ہے۔ اور دنیا کے ایک خطہ میں موجود فتنہ و فساد کا اثر صرف اسی خطہ تک محدود نہیں رہتا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلم دنیا میں موجود عدم استحکام دن بدن باقی دنیا پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔ اور درحقیقت اس کا براہ راست اثر ہمیں یہاں سویڈن میں بھی دیکھنے کو ملا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب لمبے لمبے سفر کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ گزشتہ سال کے دوران ہی اگر کروڑوں نہ سہی لاکھوں افراد جنگ سے متاثرہ ممالک شام اور عراق سے فرار ہو کر بہتر مستقبل کی تلاش میں یہاں مغربی دنیا میں آئے ہیں ۔ سویڈش حکومت اور سویڈش لوگوں کی فراخدلی کی وجہ سے اس ملک نے اپنی آبادی کے لحاظ سے اپنے حصہ سے کہیں زیادہ پناہ گزینوں کو قبول کیا ہے ۔ اتنی بڑی تعداد میں پناہ گزینوں کو اپنے اندر شامل کرنا بظاہر بہت معقول ہے اور ثابت کرتا ہے کہ سویڈن رحمدل اور فراخدل لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔ آپ کی یہ فراخدلی یہاں آنے والے مہاجرین اور پناہ گزینوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد کر دیتی ہے اور ان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ یہاں ایک پرامن شہری کی حیثیت سے آکر رہیں اور یہاں کی حکومت اور یہاں کے باشندوں کے مشکور و ممنون بن کر رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دراصل بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ وہ شخص جو اپنے ساتھی کا شکر گزار نہیں بن سکتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں کہلا سکتا۔ پس ان مسلمان مہاجرین اور پناہ گزینوں کا یہ مذہبی فریضہ ہے کہ اس ملک نے ان کو یہاں رہنے اور یہاں سے فائدے حاصل کرنے کی اجازت دیکر جو احسان کیا ہے وہ ہمیشہ اس کو یاد رکھیں ۔ یہ پناہ گزین امن کی تلاش میں اپنی پرانی زندگیاں چھوڑ کر نکلے تھے اور اب جب انہیں سلامتی اور تحفظ مل گیا ہے تو ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس ملک کے اندر پُرامن طور پر

ارشاد حضرت امیر المومنین

''انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلے کے اخبارات پہنچتے رہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسا پاس بیٹھا ہے خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4رمارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

''احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دُنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ دُنیا میں بہت زیادہ تباہ کن آفات لاسکتا ہے اللہ کرے کہ دُنیا کو عقل آئے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 12رفروری 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

رہیں اور اس ملک کے قوانین کی پاسداری کریں۔ تمام پناہ گزینوں کا فرض ہے کہ وہ اس معاشرہ کا مفید حصہ بنیں اور یاد رکھیں کہ اسلام کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ بطور ایک مسلمان وطن سے محبت آپ کے ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ پس جس ملک نے ان مہاجرین کو قبول کیا اب ان مہاجرین کا فرض ہے کہ وہ اس ملک کے ساتھ ہمیشہ وفادار رہیں اور اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ملک کی ترقی اور فلاح کے لئے مدد کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: علاوہ ازیں حکومت کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صرف ان مہاجرین کو ہی بسانے میں نہ لگی رہے جس کے نتیجہ میں ان کے موجودہ شہریوں کے حقوق نظر انداز ہو جائیں۔ پہلے ہی ایسی رپورٹس موجود ہیں کہ مقامی شہریوں نے میڈیا سے شکایت کی ہے کہ مہاجرین کو ان پر فوقیت دی جارہی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ایک مقامی عمر رسیدہ خاتون کا مناسب علاج نہیں کیا گیا اور اس کو ہسپتال میں قیام کے دوران پورا کھانا بھی نہیں دیا گیا جبکہ دوسری طرف مہاجرین کا بہترین رنگ میں خیال رکھا جارہا تھا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ رپورٹس کس حد تک درست ہیں لیکن اگر ان رپورٹس میں کوئی صداقت ہے تو پھر یہ بات بڑی پریشان کن اور خطرناک ہے۔ اگر مہاجرین کو آئندہ بھی اس طرح فوقیت دی جاتی رہی تو اس کے خطرناک نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ اس قسم کی بے انصافی کی وجہ سے مقامی لوگوں میں طبعی طور پر ناپسندیدگی اور مایوسی کے جذبات فروغ پائیں گے جو بآسانی مہاجرین کے خلاف نفرت میں بدل سکتے ہیں۔ سویڈش قوم ایک عرصہ سے اپنی فراخدلی کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے۔ مگر ان کے ساتھ غیر امتیازی سلوک ان کے رویہ میں یکدم تبدیلی بھی لاسکتا ہے جس سے معاشرے کے امن کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے اور پھر یہ تبدیلی ہجرت اور Integration کے مثبت اثرات سے فائدہ اٹھانے کی بجائے نفرت اور تصادم میں اضافہ کا باعث بن سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس میں حکومت اور پالیسی سازوں کو یہی مشورہ دوں گا کہ وہ اس بات کی یقین دہانی کریں کہ مقامی لوگوں کے حقوق کسی طرح بھی نظر انداز نہ ہوں یا ان پر کسی بھی قسم کا برا اثر نہ پڑے۔ یہ ایک حساس معاملہ ہے اور اس کو بڑی احتیاط اور توجہ کے ساتھ دیکھنا ہوگا کیونکہ اگر مقامی لوگوں کے اندر مہاجرین کے لئے ناپسندیدگی پیدا ہوگئی تو اس سے خطرناک ردعمل کی کڑی شروع ہو جائے گی۔ مقامی شہری پناہ گزینوں کے خلاف ہو جائیں گے جس کے نتیجہ میں شاید مہاجرین کو معاشرے سے الگ تھلگ کردیا جائے۔ اور ممکن ہے کہ اس اکیلے پن کے احساس کی وجہ سے بعض مہاجرین انتہا پسند لوگوں کے ہاتھ لگ کر radicalisation کا شکار ہو جائیں۔ اور ہوسکتا ہے کہ اس طرح ایک شیطانی چکر شروع ہو جائے جس سے اس قوم کا امن اور سکون برباد ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر خدانخواستہ ایسے شدت پسند چند ایک لوگوں کو بھی radicalise کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یہ اس قوم کی خوشحالی، تحفظ اور سلامتی کے لئے بہت بڑا خطرہ بن جائے گا۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ ایک توازن کو برقرار رکھنا ہوگا اور بے حد محتاط ہو کر انتہا پسندی کو دیکھنا ہوگا۔ حکومت جہاں ان مہاجرین کو آباد کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہاں ان پر یہ بھی واضح کرنا ہوگا کہ ان مہاجرین سے توقع کی جارہی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور اس معاشرے کی فلاح کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ دوسری طرف مقامی شہریوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سویڈن نے خدمتِ انسانیت کو اخلاقی فرض سمجھتے ہوئے ان پناہ گزینوں کو قبول کیا ہے۔ اس لئے انہیں چاہئے کہ وہ خدمت اور پیار کے جذبہ سے آنے والوں کا استقبال کریں۔ میں پھر سے کہوں گا کہ یہ انتہائی ضروری ہے کہ آپ ان مہاجرین کی اپنے معاشرہ میں integration پر بہت زیادہ توجہ دیں ورنہ حالات آپ کے قابو سے باہر چلے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک اسلامی تعلیمات کا تعلق ہے تو میں آپ کو ایک مرتبہ پھر یقین دلاتا ہوں کہ اسلام سب کے لئے امن، سلامتی اور پیار کا مذہب ہے۔ اسلام مسلمانوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنے وطن سے محبت کریں، اپنے وطن سے وفادار رہیں اور اس کے قوانین کی پاسداری کریں۔ یہاں کے مسلمان ائمہ کو مغرب میں آنے والے تمام مہاجرین کو یہی پیغام دینا چاہئے۔ ان لوگوں کو بتانا چاہئے کہ اس ملک اور قوم کا مشکور ہونا ان کا لازمی فریضہ ہے۔ انہیں اس بات کی یاد دہانی کروائی جانی چاہئے کہ ان لوگوں کو ایک نئی زندگی ملی ہے اور اپنے بچوں کی ایک ایسے ملک میں پرورش کرنے کا موقع ملا ہے جس میں کوئی جنگ یا فساد نہیں ہے۔ اس لئے ان پر فرض ہے کہ وہ اس نئے گھر کی قدر کریں اور اس کا خیال رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میں آپ کے سامنے چند اسلامی تعلیمات پیش کروں گا جن کے متعلق میرا یقین ہے کہ یہ تعلیمات مقامی سطح پر معاشرہ میں امن قائم کرنے کے لئے ایک بڑا کردار ادا کرسکتی ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’اے ایمان دارو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لئے ایستادہ ہو جاؤ۔ اور کسی قسم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو، وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔‘‘

اس آیت کے الفاظ بہت واضح ہیں جہاں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کے خلاف بھی بغض اور کینہ نہ رکھیں اور ان سے بدلہ نہ لیں۔ بلکہ انہیں تعلیم دی گئی ہے کہ خواہ کیسے بھی حالات ہوں وہ ہمیشہ ہر معاملہ میں انصاف پر قائم رہیں۔ دیکھیں معاشرہ میں امن قائم کرنے کے لئے یہ کس قدر خوبصورت تعلیم ہے۔ اسلام نے صرف مسلمانوں کو انصاف پر قائم رہنے کی تاکید نہیں کی بلکہ وہ معیار بھی بیان فرمائے جن کا انصاف تقاضا کرتا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت 136 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے اور اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو تمہاری گواہی تمہارے اپنے خلاف یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف پڑتی ہو۔‘‘

پس اسلام سکھاتا ہے کہ ایک مسلمان کو سچائی اور انصاف کے بول بالا کے لئے اپنے نفس، اپنے والدین یا اپنے قریبی عزیز کے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ یقیناً اس سے بہتر انصاف کے معیار ہو ہی نہیں سکتے۔ پس یہی تعلیم دنیا میں امن کے قیام کا دروازہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیت 10 میں قیام امن کے لئے ایک اور سنہری اصول بیان ہوا ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر قومیں یا گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دیگر فریقوں کو جمع ہو کر اس تنازعہ کا پُرامن حل تلاش کرنا چاہئے۔ اگر پُرامن حل ممکن نہ ہو تو پھر ظلم وستم اور بے انصافیوں کو روکنے کی کوشش میں تمام قوموں کو کندھے ملا کر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے۔ اگر دنیا اس اصول کی اہمیت جان لیتی ہے تو پھر بنی نوع انسان کے لئے ابھی وقت ہے کہ وہ آنے والی جنگ کے شکنجے سے بچ نکلے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس مختصر وقت میں، میں نے صرف چند مثالیں بیان کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام وہ نہیں ہے جس کے بارہ میں آپ نے میڈیا میں پڑھا یا سنا ہے۔ قرآن کریم نعوذ باللہ کوئی انتہا پسندی اور دہشت گردی پھیلانے کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ تو پیار ہمدردی اور انسانیت کی تعلیم ہے۔ اگر مسلمان اپنے مذہب کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے تو ان کے ملکوں میں کوئی خانہ جنگی اور تصادم نہ ہوتا اور نہ ہی ان کے مسائل دیگر ملکوں تک جا پہنچتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر ہم اسلام کی حقیقی تصویر دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین کے ادوار کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی قائم کردہ اعلیٰ مثالیں ثابت کرتی ہیں کہ اسلام امن اور انصاف کے لئے ایک شمع ہے جو عالمی مذہبی آزادی اور pluralism کی ضمانت دیتا ہے۔ مثال کے طور پر دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلام سیریا تک پھیل گیا جہاں ایک مسلمان حکومت قائم ہوئی۔ مگر رومن حملے کے نتیجہ میں مسلمانوں کو مجبوراً ملک چھوڑنا پڑا اور تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ جب مسلمان شام سے نکلے تو وہاں کے عیسائی باشندوں کی آنکھوں میں آنسو جاری ہوگئے اور وہ بڑی رقت کے ساتھ مسلمانوں کی واپسی کے لئے دعائیں کرنے لگے۔ کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ مسلمان حکومت نے ہمیشہ ان کے حقوق کی کس طرح حفاظت کی ہے۔ پس یہ بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ دور حاضر میں مسلمان حکومتیں اور مسلمان رہنما اپنے مذہب کی اصل تعلیمات کو بھلا بیٹھے ہیں اور انہیں صرف اپنی طاقت، ذاتی مفادات اور کرسی کی فکر لگی ہوئی ہے۔ ان کے مظالم اور بے انصافیوں کے سبب مقامی لوگوں میں مایوسی اور بے چینی بڑھ رہی ہے جس سے انتہا پسند اور دہشت گرد تنظیمیں بھرپور فائدہ اٹھا رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہرحال اس مشکل دور میں بڑی طاقتوں اور عالمی اداروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہمہ وقت انصاف سے کام لیں۔ جہاں کہیں بھی تنازعات جنم لیں وہاں اقوام متحدہ جیسی عالمی تنظیموں کو غیر جانبداری اور برابری کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور ان کا مقصد صرف اور صرف امن کا قیام اور تمام فریقوں کے مابین ہم آہنگی پیدا کرنا ہونا چاہئے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر ملکوں اور بعض گروہوں نے ماضی میں انصاف سے کام لیا ہوتا تو جو عدم استحکام ہمیں آج نظر آرہا ہے وہ نہ ہوتا اور نہ ہی آج ہمیں رفیوجی کرائسز کا سامنا کرنا پڑ رہا ہوتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر قرآن کریم کی سورۃ المومنون کی آیت 9 میں

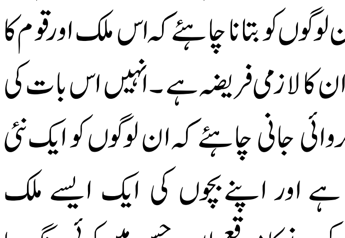

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

ایک اور نہایت اہم اسلامی اصول بیان ہوا ہے۔جس میں آتا ہے کہ ’’حقیقی مسلمان وہی ہیں جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں‘‘یعنی جو ذمہ داریاں ان کے سپرد کی جاتی ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔میرے نزدیک یہ اصول صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ تمام ملکوں اور قوموں کے لئے ایک عالمی اصول ہے۔تمام حکومتوں اور عالمی اداروں کے سپرد امانتیں ہیں اور ان کے سربراہوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ایمانداری، سچائی اور انصاف پر قائم رہتے ہوئے ان امانتوں کا حق ادا کریں۔حکومتوں اور سیاستدانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کی خدمت کریں اور قوموں کے مستقبل کی حفاظت کریں اور اس ذمہ داری کو معمولی نہ سمجھیں۔اسی طرح اقوام متحدہ کے منشور میں ہے کہ اس تنظیم کا بنیادی مقصد آنے والی نسلوں کو جنگ کی اذیت سے بچانا،اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر امن سے رہنا اور عالمی امن کو قائم رکھنا ہے۔اقوام متحدہ کا منشور بڑی وضاحت سے کہتا ہے کہ اس تنظیم کے مقاصد میں بنی نوع انسان کو ان غلطیوں سے محفوظ رکھنا ہے جن کی وجہ سے بیسویں صدی میں دو عالمی جنگیں ہوئیں۔پس اس ذمہ داری کو پیش نظر رکھتے ہوئے اقوام متحدہ کو اپنے اعلیٰ مقاصد پورے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور امن عالم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اسے دور حاضر کا سب سے اہم ترین مسئلہ سمجھنا چاہئے۔مگر افسوس کی بات ہے کہ اس ذمہ داری کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں پھر سے کہتا ہوں کہ اگر تمام فریق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور انصاف سے کام لیتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں تو ابھی بھی وقت ہے کہ جنگ وجدل سے سیاہ بادل جو ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں وہ چھٹ جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس میں ایک مرتبہ پھر دنیا کی بڑی طاقتوں کو کہوں گا کہ وہ دلجمعی اور اخلاص کے ساتھ دنیا کے امن کے لئے بھرپور کوشش کریں۔اللہ دنیا والوں کو حکمت دے اور بنی نوع انسان کو وسیع تر مفاد کی خاطر ذاتی مفادات ایک طرف رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔اگر ہم ایسا کرنے میں ناکام ہوتے ہیں تو پھر جیسا کہ میں پہلے بھی کئی مواقع پر کہہ چکا ہوں کہ دنیا اس وقت تیسری جنگ عظیم کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے جس کے اثرات آنے والی کئی نسلوں تک جاری رہیں گے کیونکہ بہت سی قوموں کے پاس نیوکلیئر ہتھیار ہیں اور اس جنگ کے نتائج ہمارے وہم وگمان سے باہر ہیں۔پس ہمیں اپنے آپ سے یہی سوال کرنا ہوگا کہ کیا ہم اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کے لئے بہتر دنیا چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں یا پھر ہم ان کو جنگ وجدل، کشت وخون اور ایک نا قابل بیان درد والم کا وارث بنا کر جانا چاہتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انسانیت کی حفاظت فرمائے اور ہم سب پر رحم فرمائے اور تمام لوگوں کو دوسروں کے ساتھ انصاف، حکمت اور خیر سگالی کے ساتھ پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ اس قابل بن سکیں کہ ہم اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کی حفاظت کر سکیں۔ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے اجازت لیتا ہوں مگر اس سے پہلے ایک بار پھر آپ سب کا دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب آٹھ بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی جس میں تمام حاضرین اپنے اپنے طریق پر شامل ہوئے۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبران پارلیمنٹ کو تحائف دیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد پروگرام کے مطابق تمام مہمانوں نے حضور انور کی معیت میں کھانا کھایا۔اس دوران مختلف مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آتے اور ملاقات کی سعادت حاصل کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمانوں کے ساتھ گفتگو فرمائی اور بہت سے مہمانوں نے درخواست کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا بھی شرف حاصل کیا۔

یہ پروگرام آٹھ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات:

آج کی اس تقریب میں شامل مہمانوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے گہرا اثر چھوڑا۔بہت سے مہمانوں نے برملا اپنے جذبات، خیالات اور تاثرات کا اظہار کیا۔ان میں سے چند مہمانوں کے تاثرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کی تقریر بہت اعلیٰ تھی کیونکہ اس تقریر میں خلیفہ کی سویڈن کی صورتحال پر بھی گہری نظر دیکھنے کو ملی ہے۔خاص کر مہاجرین کے معاملات اور یہ بہت دلچسپ تھا۔سویڈن میں مہاجرین کی آمد کے حوالہ سے خلیفہ کا ایک خاص نقطہ نظر ہے کہ مہاجرین کو یہاں کے معاشرے کے لئے اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے اور سویڈش افراد کو بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہئے۔یہ بات بہت اچھی تھی اور سویڈن میں کوئی سیاستدان ایسی بات نہیں کرتا۔

☆ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ میرے لئے بہت اچھا پروگرام تھا۔اسلام اور آپ کے مذہب کے بارے میں مجھے ایک نئی تصویر دیکھنے کو ملی ہے۔اگر زیادہ لوگ آپ کی آواز سنیں تو دنیا مزید بہتر جگہ بن سکتی ہے۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے آج بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے۔یہ بہت متاثر کن تھا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، اس سے امید بندھی ہے۔میں بہت شکر گزار ہوں کہ خلیفہ یہاں آئے۔خلیفہ کے پیغام نے ہمیں احساس دلایا ہے کہ ہم کسی تنازعہ کو دیکھ کر آنکھیں بند نہ کر لیا کریں کہ یہ خود ہی ختم ہو جائے گا۔یہ بہت ٹھوس پیغام تھا اور میں اس کے لئے بہت شکر گزار ہوں۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ بہت اچھا تجربہ تھا۔مجھے جب مالمو مسجد کی دعوت ملی تو میں بہت خوش ہوا لیکن یہاں شرکت کر کے تو خوشی کی انتہا نہیں رہی۔میں بہت متاثر ہوں۔خلیفہ کے پیغام کو سنا ہے اور مجھے اس میں حکمت، محبت اور امن ہی ملا ہے کیونکہ یہ سراسر محبت کا پیغام ہے۔جتنا خلیفہ خطاب فرماتے جاتے اتنا ہی میں متاثر ہوتا جا رہا تھا۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنا بہت اچھی خواہش ہے کیونکہ آج کل دنیا میں ایسی طاقتیں کام کر رہی ہیں جو انسان کو انسان سے دور کرنا چاہتی ہیں۔سب کو ایک جگہ اکٹھا کرنے میں آپ ہر لحاظ سے کامیاب ہوئے ہیں۔کیونکہ جب ہم ملتے ہیں تو ہماری آنکھیں کھلتی ہیں اور ہمیں مزید سیکھنے کو ملتا ہے اور ہمیں تعصب سے لڑنے کا حوصلہ ملتا ہے۔اسلام کے خلاف بہت تعصب پایا جاتا ہے اور بہت سے لوگ احمدیہ مسلم جماعت کے مقصد کو نہیں جانتے۔جب ہم اکٹھے ہوتے ہیں تو اس کے ذریعہ باہمی مفاہمت بڑھتی ہے اور اس طرح ہم امن اور ہم آہنگی کے پیغام کو آگے پھیلا سکتے ہیں۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے خوشی ہے کہ آپ نے یہاں آنے کی دعوت دی۔مجھے خلیفہ کی باتیں سن کر بہت اچھا لگا ہے۔مجھے خوشی ہے کہ آپ نے ایسے موضوع پر بات کی ہے۔یہاں اکثر مذہبی رہنما ایسے امور پر بات نہیں کرتے کہ مہاجرین کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔معاشرے کے لئے ان کے کیا فرائض ہیں اور سویڈش قوم کو مہاجرین کا کیسے خیال رکھنا چاہئے۔یہ بہت ٹھوس خطاب تھا کہ مہاجرین کی ذمہ داری ہے کہ سویڈش معاشرے میں مدغم ہوں اور ساتھ ہی سویڈش معاشرے اور سیاستدانوں کے لئے بھی پیغام تھا کہ وہ معاشرے کو کس طرح بہتر بنا سکتے ہیں۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ بہت ہی متاثر کن ہے کہ کوئی روحانی شخصیت کی باتیں نہ صرف آپ کی عقل کو بھا رہی ہوں بلکہ ان باتوں کا اثر آپ کے دل پر بھی پڑ رہا ہو۔یہ میرے لئے بہت ہی تقویت کا باعث تھا اور اس سے مجھے ایک نیا ولولہ ملا ہے کہ ہمیں ان حالات کو تبدیل کرنا ہے، جو دنیا میں بربادی کا باعث ہیں، ہم ان مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔یورپ کے جوار میں جنگ کی وجہ سے جو مہاجرین کا مسئلہ درپیش ہے، اگر ہم سب ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کے پیغام کو سنیں اور اس پر عمل کریں تو ہم یہ مسئلہ بھی حل کر سکتے ہیں۔

☆ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ میں اس پروگرام میں شریک ہوا ہوں۔میں سمجھتا ہوں کہ جو خلیفہ نے کہا وہ بہت ہی اہم پیغام ہے اور یہ امن، محبت اور ہم آہنگی کا پیغام ہے۔ہر ایک کو اس پیغام پر عمل کرنا چاہئے۔میں بہت متاثر ہوا ہوں اور یہ ایک بہت اہم کام ہے۔مجھے ایک نیا حوصلہ ملا ہے۔

☆ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جب آپ احمدیہ مسلم جماعت کے مقاصد اور اس کے بیک گراؤنڈ کو دیکھتے ہیں اور دنیا بھر میں خلیفہ اور احمدیوں کی خدمات پر نظر کرتے ہیں تو اسلام کی اچھائیاں سمجھ میں آتی ہیں۔

☆ایک مہمان Ake Bader صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کا پیغام بہت اہم تھا کہ رواداری اور دوسروں کو اپنے عقائد پر قائم رہنے کا حق دینے سے ہی امن قائم ہو سکتا ہے۔خاص طور پر رفیوجی کرائسس کے حوالہ سے یہ بات بہت اچھی لگی ہے کہ ان مہاجرین کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اس آزادی کی قدر کریں اور معاشرے کا مفید وجود بنیں۔خلیفہ نے مقامی لوگوں کو بھی احساس دلایا ہے کہ وہ مہاجرین کی مشکلات میں ان کی مدد کریں اور زیادہ مطالبات نہ کریں۔خلیفہ امن کی علامت ہیں اور میں نے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

سیکھا ہے۔

☆عراق سے آنے والے ایک عیسائی مہاجر سلام صاحب بھی اس موقع پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کی باتیں بہت اچھی تھیں اور انہوں نے صرف امن اور باہم متحد ہونے کی بات کی۔ میں نے عراق میں کبھی ایسی باتیں نہیں سنیں۔ وہاں لوگ اسلام کی وہ شکل پیش نہیں کرتے جو آپ کے خلیفہ بتا رہے ہیں۔ کاش کہ عراقی خلیفہ کی بات سُن لیتے تو ہمیں اس طرح ہجرت نہ کرنا پڑتی اور یہاں سویڈش لوگوں کے سامنے بھکاری بن کر نہ آتا۔ یہاں سویڈش لوگوں کو لگتا ہے کہ میں کوئی حق جمانے آیا ہوں، یہ احساس میرے لئے بہت بُرا ہے۔ عراق میں آپ کے خلیفہ جیسا ایک شخص بھی نہیں ہے۔ خلیفہ تو صاف صاف بات کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ آپ کی جماعت تمام مسلم فرقوں سے بہتر ہے۔

☆ایک مہمان Joham Winfalt نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کی تقریر سب سے بہتر تھی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ خلیفہ کی باتیں دل سے نکلتی ہیں اور دل پر اثر کرتی ہیں۔ سیاستدان لوگوں کو خوش کرنے کیلئے بات کرتے ہیں مگر خلیفہ کھل کر اور جرأت سے بات کرتے ہیں۔ خلیفہ نے بعض بہت اہم اور پُر حکمت نصائح کی ہیں۔ مجھے اسلام کے بارے میں بہت کچھ جاننے کو ملا ہے۔ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ مہاجرین کو نئی جگہ آ کر اس ملک کی عزت کرنی چاہئے اور حکومت کو بھی چاہئے کہ وہ رفیوجیز کی رہنمائی کرے کہ ان سے کیا توقع کی جاتی ہے۔ خلیفہ نے بتایا کہ امن دونوں اطراف کے مثبت رویوں پر منحصر ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ مہاجرین کو خوش آمدید کہیں۔ میں سیاسی معاملات میں بہت دلچسپی لیتا ہوں اور میں نے رفیوجی کرائسز پر بے شمار مضامین پڑھے ہیں مگر میں نے خلیفہ جیسا متاثر کن تجزیہ نہیں پڑھا۔ بہت سے لوگوں کو اسلام کا ایک غلط تاثر ہے۔

☆ایک مہمان Eva Lofgrem نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: میں 1970 سے احمدیوں کو جانتی ہوں جب میں ویسٹ افریقہ میں تھی اور وہاں کچھ احمدیوں سے ملی تھی۔ میں آپ کے خلیفہ سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ انہیں سویڈن کے بارے میں بہت علم تھا۔ انہوں نے ایسی باتیں کیں جن کا پہلے مجھے کچھ علم نہ تھا۔ خلیفہ نے سیاسی موضوع پر تقریر کی اور مسائل کا حل پیش فرمایا، میں آپ کی باتوں سے سو فیصد اتفاق کرتی ہوں۔ خلیفہ نے اسلام کی اصل تصویر پیش کی ہے۔ ریفیوجی کرائسز کے بارے میں خلیفہ گہرا تجزیہ رکھتے ہیں اور ان کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ میں Diversity کے موضوع پر لیکچرز دیتی ہوں اور بہت سے لوگوں سے ملتی ہوں، میں سمجھتی ہوں کہ آپ کے خلیفہ مسلمانوں کیلئے ایک مثالی نمونہ ہیں۔ یہ بہت خوب تھا کہ خلیفہ اپنی بات قرآنی حوالہ جات سے کر رہے تھے۔ خلیفہ نے اقوامِ متحدہ کے قوانین کا بھی ذکر کیا۔ میرے بہت سے قریبی دوست ہیں جو اسلام سے بہت خوفزدہ ہیں۔ اب میں انہیں جا کر بتاؤں گی کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے اور یہ کہ اسلام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے اس تقریر کا یوٹیوب لنک بھجوا دیں تو میں اپنے سارے دوستوں تک پہنچاؤں گی۔

☆ایک مہمان Mr Stig نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ ایک بہت دلچسپ تقریر تھی اور میں نے آج سے پہلے کبھی کسی کو اسلام کے بارے میں اس انداز سے بات کرتے نہیں دیکھا۔ خلیفہ نے دنیا کے مختلف مسائل کا ذکر کیا اور یہی نصیحت کی کہ امن قائم کرو۔ آج بھی اور آنے والی نسلوں کیلئے بھی یہی پیغام کلیدی پیغام ہے۔ خلیفہ بڑے پُروقار طریق پر امن کی بات کر رہے ہیں۔ میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں۔

☆ایک مہمان Mrs Sibylla نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جو پیغام خلیفہ نے دیا ہے، یہی اصل پیغام ہے جو تمام مذاہب نے اپنے آغاز میں دیا ہے، ہر مذہب کی بنیادی تعلیم یہی ہے۔ خلیفہ سب کو ایک بات کی طرف بلا رہے ہیں۔ آپ کی باتیں سن کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ مذہب دنیا کے مسائل کی وجہ نہیں ہے۔ اگر مسلمانوں کے ساتھ ہمارے اختلافات ہیں تو وہ مذہب کے نہیں بلکہ کلچر کے ہیں۔ خلیفہ کا پیغام بہت سادہ ہے کہ ایک دوسرے کی عزت کرو اور باہمی اختلافات سے بچو۔ میں امن کیلئے خلیفہ کی کوششوں کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہوں۔

آج سے پہلے مجھے اسلام کے بارہ میں کچھ علم تھا مگر اب مجھے بہت پتہ چل گیا ہے اور میں نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اب میں قرآن پڑھنے کی کوشش کروں گی۔ خلیفہ نے مجھے مستقبل کے بارہ میں ایک نئی امید دے دی ہے۔

☆ایک مہمان Goram نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کی تقریر بہت دلچسپ تھی۔ میں حیران ہوں کہ اتنے ممبران پارلیمنٹ آئے تھے، یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ تمام ممبرانِ پارلیمنٹ آپ کے اور آپ کی تحریکات کے ساتھ ہیں۔ خلیفہ کو دیکھنا اور امن کے پیغام کو سننا بہت اچھا تھا۔ خلیفہ کا پیغام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ خلیفہ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ آپ بہت رحمدل اور روحانی شخصیت ہیں۔ خلیفہ نے جو کچھ کہا وہ قرآن کی آیات کی روشنی میں کہا جو ثابت کرتا ہے کہ جو آپ کہہ رہے ہیں اسلامی تعلیم بھی وہی ہے۔ قرآنی الفاظ اپنے اندر بہت جاذبیت رکھتے ہیں۔

میں حیران تھا کہ انہوں نے Refugee Crisis کے بارہ میں اتنا کچھ فرمایا کیونکہ اکثر مذہبی راہنما اس موضوع سے دور رہتے ہیں۔ مجھے اس case کا نہیں پتہ تھا کہ کسی عورت کو ہسپتال میں اچھے علاج سے روکا گیا اور یہ بات ثابت کرتی ہے کہ آپ کا علم بہت وسیع ہے اور آپ کس قدر ہمارا خیال کرتے ہیں۔

خلیفہ نے بتایا کہ اگر مہاجرین ذمہ داری سے کام نہ لیں گے تو اسکے بُرے نتائج نکلیں گے۔ خلیفہ دنیا میں تفرقہ کو روکنا چاہتے ہیں اور یہ ایک قابل تعریف بات ہے۔ انہوں نے ہمیں ایک تنبیہ کی ہے کہ اگر دونوں اطراف نے امن قائم کرنے کی خاطر اپنی ذمہ داری پوری نہ کی تو ایک chain reaction شروع ہو سکتا ہے۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے سربراہ ایک بہت ہی اچھے خطیب ہیں۔ وہ اس انداز سے بولے جس نے مجھے ہلا دیا۔ آپ انہیں Your Holiness کہتے ہیں مگر میں ان کو Your Highness بھی کہنا چاہوں گا۔

☆ایک مہمان Gunnar Hendrikson نے اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: بہت اچھا پروگرام تھا اور خلیفہ کا رفیوجی کرائسز پر تجزیہ بہت خوب تھا۔ خلیفہ بہت پُر حکمت باتیں کرتے ہیں اور اپنے بیان میں سچے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ تمام مسلمانوں کا آپ کے خلیفہ جیسا سربراہ ہوتا جو انہیں امن اور سچائی کی طرف لاتا۔ صرف ایک سوال ہے کہ آپ کی عورتیں کہاں ہیں؟

☆ایک پولیس اہلکار Aaron بھی اس پروگرام میں شریک تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کا خطاب بہت متاثر کن تھا۔ خلیفہ نے صحیح بات کی کہ ہم ادھر Sweden میں بھی متاثر ہوئے ہیں اور خطرہ سے باہر نہیں ہیں۔ یہ تقریب، ان تمام تقریبات سے زیادہ پُرامن تھی جن میں میں کبھی بھی گیا ہوں۔ اسلامی راہنما کے امن کے پیغام سننے کیلئے تمام پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اکٹھے ہوئے تھے۔ یہاں آنا ایک شرف تھا کیونکہ وہ یقیناً ایک عظیم راہنما ہیں۔

خلیفہ نے کہا تھا کہ ہمیں باہمی اختلافات بھلا کر متفق علیہ باتوں پر غور کرنا چاہئے۔ Refugee Crisis ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور خلیفہ نے ہمیں بتایا ہے کہ باہمی احترام قائم کر کے ہی اس مسئلہ کو حل کیا جا سکتا ہے۔ یقیناً میں نے آج اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔

☆ممبر آف پارلیمنٹ Mr Valter نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے refugee crisis پر خلیفہ کا تجزیہ بہت اچھا لگا۔ یہ دورِ حاضر کا موضوع ہے اور بہت اچھا ہوا کہ ہمیں خلیفہ کے خیالات کا بھی علم ہو گیا۔ خلیفہ نے کہا کہ دونوں طرف ذمہ داریاں ہیں اور حکومت اور UN کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بڑے بڑے وعدوں اور mandates کو پورا کریں۔ خلیفہ جہاں بھی جاتے ہیں امن پھیلاتے ہیں۔

☆ممبر آف پارلیمنٹ Mr Beng نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہمارے لئے بڑے فخر کی بات ہے کہ دنیا کا ایک عظیم لیڈر سویڈن آیا۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ ایک عظیم شخصیت کی عظیم تقریر تھی۔ خلیفہ کا پیغام صرف سویڈن کیلئے نہیں بلکہ پورے یورپ بلکہ پوری دنیا کیلئے ہے کہ عالمی رہنماؤں کو چاہئے کہ امن کیلئے کوشش کریں اور اپنی اقوام کو محبت کے ساتھ گھائل کریں۔ خلیفہ نے مہاجرین کو بھی توجہ دلائی ہے کہ وہ مقامی معاشرے میں integrate کریں۔ یقیناً خلیفہ نے مجھے اور میرے پارلمانی ساتھیوں کو بہت کچھ سوچنے کو دیا ہے۔

☆ایک پولیس اہلکار Jorgen Karlsson نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: پروگرام سے پہلے میں حفاظت کے حوالہ سے فکر مند تھا۔ لیکن یہاں آ کر دیکھا تو بہت اچھے انتظامات کئے ہوئے تھے۔

موصوف نے کہا: خلیفہ کے اس پروگرام میں شامل ہونا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ اس تشویشناک دور جس سے ہم گزر رہے ہیں اس کے حوالہ سے خلیفہ کا پیغام بہت اہمیت کا حامل تھا۔ یہ بہت ضروری ہے کہ خلیفہ وقت جیسی شخصیت ہمارے درمیان موجود ہو جو ہمیں انسانی ہمدردی کی اہمیت کا احساس دلائے۔

☆ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا: خلیفہ کا خطاب بہت شاندار تھا۔ دل کر رہا تھا کہ خطاب ختم ہی نہ ہو۔

☆اسی طرح ایک سویڈش خاتون Miss Anna صاحبہ جو اس پروگرام میں شامل تھیں انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: بہت سے لوگ سچ بولنے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

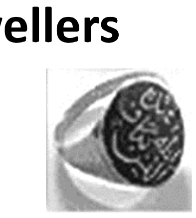

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

آپ کو حقیقت کا علم اسی وقت ہوتا ہے جب آپ ان کی باتیں سنتے ہیں اور آج شام مجھے سچ ہی سننے کو ملا۔

☆ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: امن کے قیام کے حوالہ سے بات سن کر بہت اچھا لگا اور بالخصوص ایک مسلمان رہنما کی طرف سے امن کا پیغام سن کر بہت اچھا لگا۔ میری خواہش ہے کہ تمام مسلمان کی سوچ احمدی مسلمانوں کی طرح ہو جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس طرح مشرق وسطیٰ اور باقی دنیا میں امن قائم ہو جائے گا۔

☆تقریب میں شامل ایک سویڈش مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے خیال میں خلیفہ نے اپنی تقریر بہت سوچ سمجھ کر اور پوری تیاری کے ساتھ لکھی تھی کیونکہ ان کو سویڈن کے اندرونی حالات کا بھی بخوبی اندازہ تھا۔ یہاں سویڈن میں موجود پناہ گزینوں کے مسئلہ پر ان کی سوچ بہت منفرد تھی۔ خلیفہ نے کہا کہ ان پناہ گزینوں پر بھی بعض ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور یہ ایسی چیز ہے جو سویڈیش سیاستدان کبھی نہیں کہتے۔

☆تقریب میں شامل ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ تقریب میرے لئے بڑی روح پرور ثابت ہوئی۔ آپ لوگوں کے مذہب اسلام کے متعلق پہلے میرا نظریہ بالکل اور تھا۔ میرے خیال میں اگر لوگ خلیفہ کی باتیں سنیں تو دنیا کے حالات بدل جائیں۔

☆ایک سویڈش مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج کی تقریب ہر قسم کے لوگوں کو اپنے اندر سمو لینے والی تھی اور آج میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ خلیفہ کا خطاب بہت اثر رکھنے والا تھا بلکہ میں تو کہوں گا کہ خلیفہ کے خطاب سے ہمیں امید بھی نظر آئی۔ میں بہت شکر گزار ہوں کہ خلیفہ ہمارے پاس آئے اور یہاں سویڈن کے مسائل کے بارہ میں ہماری رہنمائی فرمائی۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ انہوں نے صرف خطرے کی گھنٹی ہی نہیں بجائی بلکہ ہمیں محتاط ہونے کو کہا اور ہماری آنکھیں کھولیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت زبردست خطاب تھا۔

☆تقریب میں شامل ایک سویڈش مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: بہت روح پرور تجربہ تھا۔ جب مجھے مالمو کی مسجد کے افتتاح کا دعوت نامہ ملا تو میں بہت متاثر ہوا کہ مسلمانوں نے آج مجھے دعوت دی ہے مگر خلیفہ کا خطاب سن کر میں پہلے سے دو گنا متاثر ہوا ہوں کیونکہ خلیفہ نے بڑی پر حکمت، پیار محبت اور امن کی باتیں کیں۔

☆ایک سویڈش مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مختلف لوگوں کو ایک جگہ جمع کرنا بہت ہی اعلیٰ مقصد ہے کیونکہ بہت سی تاریک طاقتیں لوگوں کو جدا کرنے اور ان کے درمیان فتنہ پیدا کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں۔ میرے خیال میں آپ لوگ کامیاب ہو گئے ہیں۔ کیونکہ خلیفہ سے مل کر خلیفہ کا خطاب سن کر ہماری آنکھیں کھل گئی ہیں اور ہم نے بہت سی نئی باتیں سیکھی ہیں، اب ہم تعصب کو دور کریں گے کیونکہ آج کل اسلام کے متعلق بہت زیادہ تعصب پایا جاتا ہے اور بہت سے لوگوں کے علم میں ہی نہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کن اقدار کی نمائندگی کرتی ہے۔ پس جماعت احمدیہ سے مل کر ہی آپ کو پتہ چلتا ہے کہ آپ امن اور ہم آہنگی کا پیغام دنیا میں پھیلا سکتے ہیں۔

☆ایک سویڈش مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اس تقریب میں شامل ہو کر اور خلیفہ کا خطاب سن کر بہت خوش ہوں۔ خلیفہ نے ایسے موضوعات پر بات کی ہے جن پر دوسرے مذہبی لیڈر زبات کرنے سے خوف کھاتے ہیں۔ انہوں نے کھل کر بتایا کہ جن لوگوں نے سویڈن میں آکر پناہ لی ہے ان سے لوگوں کی کیا توقعات ہیں۔ اسی طرح سویڈیش لوگوں کی کیا ذمہ داری ہے اور ان کو ان پناہ گزینوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے؟ بڑی عمدہ تقریر تھی جس میں دونوں اطراف کی ذمہ داریاں بتائی گئیں کہ کس طرح پناہ گزینوں کو، لوگوں کو اور حکومت کو کام کرنا چاہئے جس سے ایک مستحکم اور پر امن معاشرہ وجود میں آئے گا۔

☆تقریب میں شامل ایک سویڈش مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ایک روحانی لیڈر کو سن کر بہت اچھا لگا جس نے میرے دل و دماغ کی باتیں کیں۔ خلیفۃ المسیح کے خطاب کے بعد میرے اندر نئی طاقت اور جوش آ گیا ہے۔ ہمیں ان بحرانوں کا خاتمہ کرنا ہوگا جن کی زد میں دنیا آ چکی ہے۔ اگر ہم محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں کا پیغام اپنائیں تو جنگ اور نفرت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے پناہ گزینوں کے بحران پر ہم قابو پا سکتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

اِک امن کا شہزادہ

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام)

ارشاد عرشی ملک

ہونٹوں پہ تبسم ہے لہجے میں ترنم ہے
آنکھوں سے عیاں لیکن اِک عزمِ مصمم ہے
اسلام کی شوکت کا لو بن کے نشاں آیا
اِک امن کا شہزادہ اِک امن کا شہزادہ

ہر وقتِ مُصیبت میں ہے ڈھال اِمام اپنا
دُنیا کے اندھیروں میں وہ ماہِ تمام اپنا
لو مشرق و مغرب میں دینے کو اذاں آیا
اِک امن کا شہزادہ اِک امن کا شہزادہ

ہاں عشقِ الٰہی سے معمور کیا اُس نے
مسرور ہے نام اس کا مسرور کیا اُس نے
مسند پہ خلافت کی وہ شاہ جہاں آیا
اِک امن کا شہزادہ اِک امن کا شہزادہ

اسلام کے چہرے پہ پھر حُسن و نکھار آیا
پت جھڑ کے زمانے میں وہ بن کے بہار آیا
مغرب سے چڑھا سورج پھر زندہ نشاں آیا
اِک امن کا شہزادہ اِک امن کا شہزادہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ○ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ○ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit : www.alislam.org/urdu/library/57.html

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

❁ مورخہ 17راپریل 2016 کو لجنہ اماء اللہ کانپور کی جانب سے مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کانپور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزہ غزالہ رئیس نے کی۔ محترمہ صدر صاحبہ نے عہد دہرایا۔ بعدازاں عزیزہ صدف سلطانہ، مکرمہ ترنم اطہر صاحبہ، مکرمہ کشور جہاں صاحبہ اور مکرمہ ناز رشید صاحبہ نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔ بعدہ مکرمہ سروری بیگم صاحبہ، عزیزہ غزالہ نشاط، عزیزہ عافیہ رئیس، عزیزہ سامیہ عابد اور عزیزہ رومانہ صابر نے سیرت آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موضوع پر تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

❁ مورخہ 24راپریل 2016 کو لجنہ اماء اللہ کانپور کی جانب سے مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کانپور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ جلسے کا آغاز مکرمہ سروری بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ مکرمہ صدر صاحبہ نے عہد دہرایا۔ بعدازاں عزیزہ عافیہ رئیس، عزیزہ صدف سلطانہ، مکرمہ ترنم اطہر صاحبہ اور مکرمہ ہما مونس صاحبہ نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوش الحانی سے پڑھی۔ عزیزہ غزالہ نشاط، مکرمہ مبارکہ اسراء صاحبہ اور عزیزہ رومانہ ناصر نے سیرت آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موضوع پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شائقہ پروین، سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کانپور)

❁ جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 17راپریل 2016 کو بعد نماز عصر مکرم مسرت احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم احمدی طاہر صاحب نے کی۔ نظم مکرم میر افتخار علی صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم عطاء الکریم صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم شکیل احمد صاحب، مکرم جعفر علی خان صاحب معلم سلسلہ اور مکرم میر افتخار علی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تربیتی اجلاس

❁ مورخہ 24راپریل 2016 کو خاکسار کی زیر صدارت حلقہ میرا روڈ (ممبئی) کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ناصر احمد خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم ناصر احمد امروہی صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم مسرت احمد صاحب اور خاکسار نے تربیتی پہلوؤں پر تقریر کی۔ اسی روز جماعت احمدیہ کلّوا میں بھی مکرم احمدی طاہر صاحب کی زیر صدارت تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرمہ زینت بیگم صاحبہ اور مکرمہ اسماء بیگم صاحبہ نے پردے کی رعایت سے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید عبدالہادی کاشف، مبلغ انچارج ضلع ممبئی)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

❁ جماعت احمدیہ برہ پورہ میں مورخہ 23رمارچ 2016 کو احمدیہ مسجد میں مکرم سید محمد عبدالباقی صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید کاشف احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم سید ابوالفضل صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم سید ابوطاہر صاحب، مکرم سید ابوالقاسم صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید آفاق احمد، معلم اصلاح وارشاد برہ پورہ، بھاگل پور، بہار)

دعوت الی اللہ صوبہ پنجاب کی مساعی

❁ ماہ مارچ 2016 میں مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب کو کپورتھلہ میں غیر مسلموں کی طرف سے منعقد ہونے والے ایک جلسہ میں شرکت کر کے اسلامی نمائندہ کے طور پر تقریر کرنے کی توفیق ملی۔ موصوف کی تقریر سُن کر وہاں کے سنت صاحب نے سامعین سے مخاطب ہوتے ہوئے جماعت احمدیہ کی پُرامن تعلیمات اور قیام امن کے حوالے سے کی جانے والی مساعی کی تعریف کی۔

❁ مورخہ 3راپریل 2016 کو قصبہ گھمان، (پنجاب) میں ایک ادبی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پنجاب کے علاوہ مہاراشٹر، گجرات اور دہلی وغیرہ سے کثیر تعداد میں عوام کے علاوہ بہت سے ادیب، شعراء اور نامور ہستیاں شامل ہوئیں۔ اس کانفرنس میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب کو بھی اُردو ادب کی پیدائش اور تدریجی ترقی کے موضوع پر تقریر کا موقع دیا گیا۔ موصوف نے اُردو کی تدریجی ترقی کے علاوہ جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اردو کی ترویج کے سلسلہ میں کی جانے والی خدمات کا تذکرہ کیا۔

❁ مورخہ 10راپریل 2016 کو جالندھر میں رام نومی کمیٹی کی طرف سے ایک کلچرل پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں جالندھر، ہوشیار پور اور لدھیانہ سے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہوئے۔ اس میں جماعتی نمائندہ مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نے بھی شرکت کی۔ صدر جلسہ وجے کمار چوپڑہ نے مولانا صاحب موصوف کو بھی تقریر کا موقع دیا۔ موصوف نے اسلام کی پُرامن تعلیمات بیان کیں۔

❁ مورخہ 22راپریل 2016 کو Folklore Research Accademy Amritsar کی طرف سے پانی کی اہمیت کے موضوع پر ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس میں دیگر مذہبی نمائندگان کے علاوہ جماعت احمدیہ کے نمائندہ مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب کو بھی شرکت کی توفیق ملی۔ مولانا صاحب نے پانی کی ضرورت، افادیت اور اس کو گندہ اور ضائع نہ کرنے اور پانی کے موجودہ بحران کے حل کے بارے میں اسلامی تعلیمات بیان کیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

(عزیز احمد ناصر، نگران دعوت الی اللہ صوبہ پنجاب)

دعائے مغفرت

افسوس کہ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ آف جے گاؤں (بنگال) مورخہ 10رجون 2016 بروز جمعۃ المبارک بعمر 31 سال بوقت صبح 3 بجے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ تاحیات وصیت کے مطابق اپنی زندگی گزاری۔ مرحومہ بااخلاق، صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریب پرور اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ ابتلاؤں کے وقت بڑے صبر وشکر کے ساتھ خاکسار کا ساتھ دیا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ الحمد للہ دونوں لڑکیاں وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنّت الفردوس میں اعلیٰ علیّین میں جگہ دے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

(نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال)

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کرلو۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 597)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

بقیہ اعلان نماز جنازہ از صفحہ 2

نواز، ملنسار اور بڑی ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔غیر بھی آپ کے اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ نے 22 سال صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔واقفین زندگی اور جماعتی عہدیداروں کا بہت احترام کرتے۔ بے شمار دعائیں اور اشعار زبانی یاد تھے،جنہیں موقعہ کی مناسبت سے سنایا بھی کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں سات بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم عبدالصبور نعمان صاحب مبلغ انچارج سپین کے والد تھے۔

(4)مکرم پروفیسر سعید اللہ خان صاحب (ابن مکرم صوفی حبیب اللہ خان صاحب آف دارالفضل،ربوہ)

14/اپریل 2016 کو تقریباً 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خادم خاص (باورچی) حضرت میاں کریم بخش صاحب کے نواسے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔آپ واقفِ زندگی تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے عاشق تھے۔ آپ کو ٹی آئی کالج میں 35 سال تدریسی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔آپ کے شاگرد ساری دُنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔آپ ہومیوپیتھی ڈاکٹر بھی تھے اور غریبوں کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5)مکرم حاجی محمد رفیق صاحب
(آف گھٹیالیاں،حال امریکہ)

19/اپریل 2016 کو 80 سال کی عمر میں امریکہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے کے عادی تھے۔فریضہ حج بھی ادا کیا ہوا تھا۔ چالیس کے قریب بچوں کو قرآن شریف پڑھایا تھا۔ بہت نیک، دعا گو، ملنسار، دیانتدار، ہمدرد اور حلیم الطبع انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت وعشق اور وفا کا مضبوط تعلق تھا۔ ربوہ کے جلسوں میں باقاعدگی سے شرکت کی اور پھر 1987 سے یوکے کے جلسے میں باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے۔لاہور میں آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔غریب رشتہ داروں اور دوستوں کی خاموشی سے مالی مدد کیا کرتے تھے۔ کھلے دل سے مہمان نوازی کرتے۔ دامادوں اور بہوؤں کے ساتھ بہت اچھا مثالی سلوک تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم وسیم احمد فضل صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے کے سسر تھے۔

(6)مکرم شیخ منیر الحق عرفان صاحب
(ابن مکرم شیخ افضل حق صاحب آف گلشن سرسید کراچی)

آپ کچھ عرصہ قبل سڑک کراس کرتے ہوئے موٹر سائیکل کی ٹکر لگنے سے وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ نے خدام الاحمدیہ میں بطور ناظم اصلاح وارشاد ضلع خدمت کی توفیق پائی۔اپنے حلقہ کے جنرل سیکرٹری اور نائب صدر ہونے کے علاوہ شعبہ دعوت الی اللہ ضلع کراچی میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔مرحوم ہر ایک کے ساتھ تعاون کرنے والے ہردلعزیز شخصیت کے مالک، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(7)مکرم حبیب بن عالم صاحب (آف تیونس)

15/مارچ 2016 کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ سے پہلے دو بچوں نے 2011 میں بیعت کی اور پھر ان کی تبلیغ سے ہی آپ نے بھی اپنی اہلیہ کے ہمراہ 2012 میں بیعت کی توفیق پائی۔آپ پڑھے لکھے تو نہ تھے مگر بہت سادہ طبیعت کے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

(8)مکرم محمد نصر اللہ صاحب
(ابن مکرم برکت اللہ صاحب آف دارالنصر وسطی ربوہ)

یکم فروری 2016 کو 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ باوجود بیماری کے مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔ ہر ایک سے نرمی اور پیار اور محبت سے پیش آتے۔اطاعت گزار اور نہایت شریف النفس انسان تھے۔نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ بہت محبت کا تعلق تھا۔محلہ میں سیکرٹری جائداد اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔محلہ کی مسجد کی تعمیر میں صدر صاحب کی معاونت کرتے ہوئے مختلف کاموں کی نگرانی کی اور خرچ کا حساب رکھا۔دعوت الی اللہ کے کاموں میں بھی ذوق وشوق سے حصہ لیتے۔ مالی قربانی کا بھی بہت جذبہ تھا۔ اپنے چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتے تھے۔

(9)مکرمہ زینب بی بی صاحبہ
(اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن کشمیری صاحب)

23/مارچ 2016 کو 98 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، دعا گو، بہت ہی خدمت گزار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔خلافت سے گہرا تعلق تھا۔فیصلہ آباد میں نائب صدر لجنہ، سیکرٹری مال، سیکرٹری خدمت خلق اور سیکرٹری تبلیغ کی حیثیت سے تقریباً 50 سال خدمت کی توفیق پائی۔آپ کا گھر لجنہ کا سنٹر تھا جہاں لجنہ کی تقریبات منعقد ہوتی تھیں۔

(10)مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع شیخوپورہ)

31 جنوری 2016 کو 62 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دیندار، سلیقہ شعار نیک خاتون تھیں۔قرآن کریم کا کافی حصہ یاد تھا۔خلفاء احمدیت کی جاری کردہ مختلف تحریکات میں اور بالخصوص مریم شادی فنڈ میں دلی لگاؤ سے حصہ لیتی تھیں۔ لجنہ کے کاموں میں بھرپور معاونت کرتی تھیں۔آپ نے بطور جنرل سیکرٹری اور نائب صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔مرحومہ غرباء اور ہمسایوں سے حسن سلوک کرنے اور ہر مشکل میں ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

(11)مکرمہ سمیرہ جاوید صاحبہ
(اہلیہ مکرم جاوید احمد کاہلوں صاحب آف کیلگیری کینیڈا)

14 دسمبر 2015 کو برین ٹیومر کی وجہ سے کینیڈا میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بڑی صابرہ، بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔لجنہ میں بطور سیکرٹری خدمت خلق، خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم چوہدری غلام مرتضٰی صاحب مرحوم (وکیل القانون) کی نواسی تھیں۔

(12)مکرمہ شاہدہ عمر صاحبہ (بنت مکرم ملک سلطان احمد خان صاحب مرحوم آف گلشن اقبال کراچی)

یکم فروری 2016 کو 59 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ بہت مہمان نواز، ہمدرد، اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے گھر میں لجنہ کے اجلاس کرواتیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز اور محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی بھتیجی تھیں۔

(13)مکرمہ حفیظہ نفیسہ صاحبہ
(اہلیہ مکرم اقبال احمد خان صاحب آف لیسٹر یوکے)

26/مارچ 2016 کو تقریباً 50 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے بطور سیکرٹری ناصرات خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(14)مکرمہ سیدہ نصرت اقبال صاحبہ
(اہلیہ مکرم پیرزادہ سیّد خلیل احمد ناصر صاحب آف گولیکی)

3/اپریل 2016 کو 62 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ننہیال کی طرف سے حضرت مولوی امام دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے تھیں۔آپ تہجد گزار، نمازوں کی پابند، روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے کی عادی، بڑی ملنسار، صابرہ اور نیک خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے صدقہ زکوٰۃ اور چندہ جات کی ادائیگی کیا کرتی تھیں۔ گاؤں میں بہت سے بچوں کو قرآن شریف پڑھایا۔ لجنہ اماء اللہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔تعزیت کے لئے آنے والے غیر از جماعت لوگوں نے مرحومہ کا نہایت عزت ووقار سے ذکر خیر کیا۔ مرحومہ کو خلافت سے خاص محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔آپ مکرم سیّد حماد رضا صاحب مبلغ سلسلہ بورکینا فاسو کی والدہ تھیں۔ ایک دفعہ انہوں نے وطن واپس آکر آپ کی خدمت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو انہیں نصیحت کی کہ جو حضور فرمائیں وہی کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

......☆......☆......☆......

Satnam Singh Property Adviser
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

وَسِّعْ مَکَانَکَ: الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
R.C
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7876: میں اختر پرویز ولد مکرم محمد مسلم صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھرتپورہ ڈاکخانہ بھرتپورہ ضلع سیوان، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/مارچ 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 30 مرلہ کھیتی زمین واقع بھرتپورہ، 1 پختہ مکان 4.50 مرلہ زمین پر مشتمل واقع بھرتپورہ۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی   العبد: اختر پرویز   گواہ: طیب خان

مسل نمبر 7877: میں وحیدہ رحمٰن زوجہ مکرم اختر پرویز صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت 1984، ساکن بھرتپورہ ڈاکخانہ بھرتپورہ ضلع سیوان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/مارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: 4051 روپئے، زیور طلائی: گلے کا ہار 1 عدد، 1 جوڑی کان کی بالیاں کل وزن 1.5 تولہ، زیور نقرئی: 2 جوڑی پازیب وزن 6 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی   الامۃ: وحیدہ رحمٰن   گواہ: طیب خان

مسل نمبر 7878: میں سید فہیم انوار ولد مکرم سید انوار احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/اپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد   العبد: سید فہیم انوار   گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 7879: میں محمد اکرم ولد مکرم محمد مسلم صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان عمر 66 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھرتپور تحصیل ترواراضلع سیوان صوبہ بہار، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/اپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ گاؤں بھرتپور (بہار) میں ایک مکان 5 کمروں پر مشتمل (رقبہ 1.5 کھٹہ)، کاہلواں (پنجاب) میں ایک مکان 2 کمروں پر مشتمل (شاملاٹ، 9 مرلہ)۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی   العبد: محمد اکرم   گواہ: محمد ظفر الحق

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

ایک کو دعا کرنی چاہئے اور یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ ہم ایسے حاسدوں میں شمار کبھی نہ ہوں جو اس قسم کی باتیں کرنے والے ہوں۔

پھر ایک اندھے کی کہاوت ہے آپؓ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے کہ کوئی اندھا تھا جو رات کے وقت کسی دوسرے سے باتیں کر رہا تھا اور ایک شخص کی نیند خراب ہو رہی تھی وہ کہنے لگا حافظ جی سو جاؤ۔ حافظ صاحب کہنے لگے ہمارا سونا کیا ہے۔ چپ ہی ہو جانا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ سونا آنکھیں بند کرنے اور خاموش ہو جانے کا نام ہوتا ہے۔ میری آنکھیں تو پہلے ہی بند ہیں اب خاموش ہی ہو جانا ہے اور کیا ہے تو میں ہو جاتا ہوں۔ تو آپؓ فرماتے ہیں کہ مؤمن کے لئے یہ حالات جو تکلیف کے ہوتے ہیں یہ تکلیف کا موجب نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں تو پہلے ہی ان حالات کا عادی تھا عادی ہوں۔ جیسے مؤمن کو دنیا مارنا چاہتی ہے تو کہتا ہے مجھے مار کر کیا لوگے میں تو پہلے ہی خدا تعالیٰ کے لئے مرا ہوا ہوں اس بات پہ تیار ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے میں کروں گا۔ اس کے لئے جان بھی میری حاضر ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ دنیا موت سے گھبراتی ہے مگر ایک مؤمن کو جب دنیا مارنا چاہتی ہے تو وہ کچھ بھی نہیں گھبراتا اور کہتا ہے کہ میں تو اسی دن مر گیا تھا جس دن میں نے اسلام قبول کیا تھا فرق صرف یہ تھا کہ آگے میں چلتا پھرتا مردہ تھا اور اب تم مجھے زمین کے نیچے دفن کر دو گے میرے لئے کوئی زیادہ فرق نہیں ہوگا۔ تو حقیقی مؤمن کی یہ سوچ ہوتی ہے۔

پھر ایک مثال آپؓ دیتے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے کہ ایک عورت کسی شادی میں شامل ہوئی وہ بخیل تھی کنجوس عورت تھی لیکن اس کی بھاوج حوصلے والی تھی۔ حوصلے سے مراد ہے تحفہ دینے میں حوصلہ رکھتی تھی۔ اس عورت نے اس شادی پے ایک روپے کا تحفہ دیا مگر اس کی بھاوج نے بیس روپیہ کا۔ جب وہ واپس آئیں تو کسی نے اس کنجوس عورت سے پوچھا کہ تم نے شادی کے موقع پر کیا خرچ کیا تو اس نے کہا کہ میں نے اور بھاوج نے اکیس روپے دیئے۔ آپؓ فرماتے ہیں بعض افراد ہیں بعض جماعتوں میں وہ کافی بڑھ کر چندہ دیتے ہیں ان کے خاص چندوں کو جماعتوں کا اپنی طرف منسوب کر دینا ایسا ہی ہے جیسے اس بخیل عورت کا یہ کہنا کہ میں نے اور بھاوج نے اکیس روپے دیئے تھے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں امیر لوگ جو کنجوس ہوتے ہیں اور جماعتوں کے مجموعی چندے کو اپنی طرف منسوب کر لیتے ہیں یہ بھی مثالیں سامنے آتی ہیں اگر منسوب نہیں کرتے تو اظہار ضرور کرتے ہیں کہ ہماری جماعت نے اتنا دیا جیسے ان کی جماعت میں سب سے زیادہ بڑھ کے وہی چندہ دینے والے تھے حالانکہ اکثریت ان میں سے وہ ہوتی ہے جو غریب ہوتے ہیں جنہوں نے چندہ دیا اور امیر اس نسبت سے نہیں دے رہے ہوتے۔

ایک دفعہ کھیل میں بعض غلط باتیں ہوئیں دین کا خیال نہیں رکھا گیا سلسلہ کی روایات کا خیال نہیں رکھا گیا اس پر تنبیہہ کرتے ہوئے آپؓ نے ان کو فرمایا کہ دیکھو ہنسی اور مذاق کرنا جائز ہے منع نہیں ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مذاق کیا کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مذاق کرتے تھے ہم بھی مذاق کر لیتے ہیں ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم مذاق نہیں کرتے۔ ہم سو دفعہ مذاق کرتے ہیں لیکن اپنے بچوں سے کرتے ہیں اپنی بیویوں سے کرتے ہیں قریبیوں سے کرتے ہیں لیکن اس طرح نہیں کہ اس میں کسی کی تحقیر کا رنگ ہو اگر کسی کی تحقیر ہو اس کی عزت نفس متاثر ہو رہی ہو تو ایسا مذاق صحیح نہیں ہے۔ اگر منہ سے ایسا کلمہ نکل جائے جس میں تحقیر کا رنگ پایا جاتا ہو تو استغفار کرتے ہیں اور یہ ہر ایک کو کرنا چاہئے۔ میں تمہیں ہنسی سے نہیں روکتا میں یہ کہتا ہوں کہ ہنسی میں اس حد تک نہ بڑھو جس میں جماعت کی بدنامی ہو۔ اب دنیا میں ہر جگہ جماعتی طور پر بھی، صرف قادیان یا ربوہ کی بات نہیں ہے باقی جگہوں پر بھی کھیلیں ہوتی ہیں جماعتی طور پر آرگنائز ہوتی ہیں وہاں اگر کوئی ایسی باتیں ہوں گی تو جماعت بعض دفعہ بدنام ہوتی ہے اس لئے ہر جگہ ان باتوں کی احتیاط کرنی چاہئے۔

پس ہمارے ہر عمل میں اس بات کا اظہار ہونا چاہئے چاہے وہ کھیل کود ہے یا تفریح ہے یا مشاعرے ہیں کہ ہم نے جماعت کے وقار کو مجروح نہیں ہونے دینا اس کی عزت کا ہمیشہ خیال رکھنا ہے اس کے وقار کا ہمیشہ خیال رکھنا ہے۔ پس یہ جو چند باتیں میں نے کہی ہیں سبق آموز تھیں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

......☆......☆......☆......

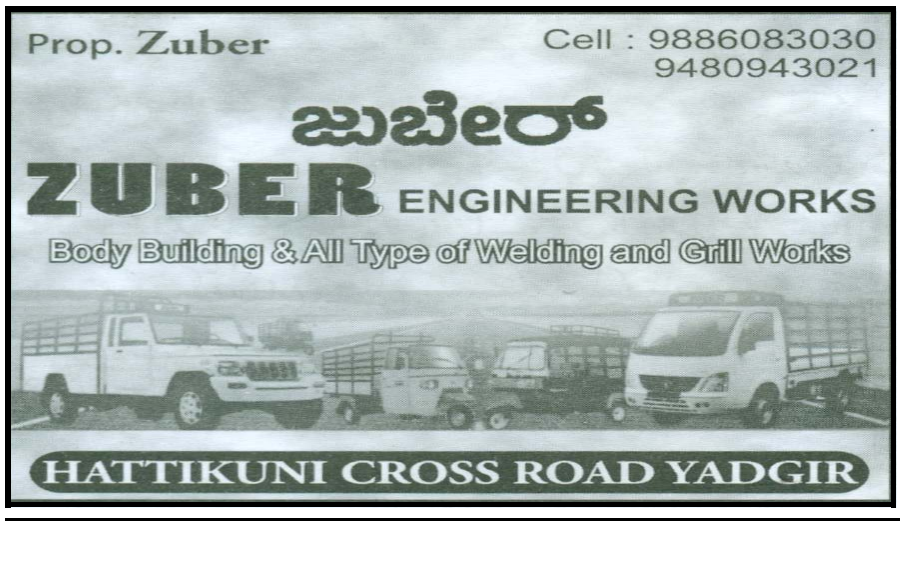

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 14 July 2016 Issue No. 28

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں اب جماعت کا تعارف بھی مختلف ذرائع سے ہو رہا ہے لیکن جو کام کرنے والے ہیں جو واقفین زندگی ہیں اور مربیان ہیں ان کو انفرادی طور پر بھی اپنی کوششوں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے، ماریں بھی پڑتی ہیں مخالفتیں بھی ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے حکمت سے تبلیغ کے کام کو آگے بڑھانا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8 ؍جولائی 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بعض باتیں پیش کروں گا جو اپنے اندر ایک نصیحت اور سبق رکھتی ہیں۔ بعض باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بھی آپ نے بیان فرمائی ہیں۔ پہلی بات تبلیغ کے حوالے سے ہے جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے پارٹیشن کے بعد قادیان کی جماعت کو جلسہ سالانہ پر یہ پیغام بھیجا تھا۔ اس میں توجہ دلائی تھی کہ آپ لوگوں کا کام ہے کہ تبلیغ کریں اور اس پہلو سے بہت محنت کی ضرورت ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً یہ فرمایا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی افراد جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ میری کتابوں سے علم بھی حاصل کرو اور تبلیغ کرو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تبلیغ کیا کرتے تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیغام کا وہ حصہ پیش کرتا ہوں جو تبلیغ کے بارے میں تھا۔ قادیان میں احمدیوں کی تھوڑی تعداد اور محدود وسائل رہ جانے کے باوجود اس اہم فریضے کی طرف آپؓ نے توجہ دلائی ہے اور درویشوں کو حوصلہ بھی دلایا اور ان کو حوصلہ دلانے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی زمانے کا حوالہ دیا۔ آپؓ فرماتے ہیں بیشک آپ کی تعداد قادیان میں تین سو تیرہ ہے لیکن آپ اس بات کو نہیں بھولے ہوں گے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان میں خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے کام کو شروع فرمایا تھا تو اس وقت قادیان میں احمدیوں کی تعداد صرف دو تین تھی۔ تین سو آدمی یقیناً تین سے زیادہ ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے وقت قادیان کی آبادی گیارہ سو تھی۔ گیارہ سو اور تین کی نسبت 1/366 ہے کی ہوتی یعنی ایک کے مقابلہ پے تین سو چھیاسٹھ افراد۔ اگر اس وقت جب یہ پیغام آپ بھیج رہے ہیں اس وقت قادیان کی آبادی بارہ ہزار سمجھی جائے تو موجودہ احمدیہ آبادی کی نسبت باقی قادیان کے لوگوں سے 1/36 ہوتی ہے یعنی چھتیس کے مقابلے میں ایک احمدی اور پہلے ایک احمدی تین سو چھیاسٹھ کے مقابلہ پہ تھا۔ گویا جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کام شروع کیا اس وقت سے آپ کی طاقت دس گنا زیادہ ہے پھر جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کام شروع کیا اس وقت قادیان سے باہر کوئی احمدیہ جماعت نہیں تھی لیکن اب ہندوستان میں بھی بیسیوں جگہ پر احمدیہ جماعتیں قائم ہیں ان جماعتوں کو بیدار کرنا منظم کرنا ایک نئے عزم کے ساتھ کھڑا کرنا اور اس ارادے کے ساتھ ان کی طاقتوں کو جمع کرنا کہ وہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کو ہندوستان کے چاروں گوشوں میں پھیلا دیں یہ آپ لوگوں کا ہی کام ہے۔ یہی نسبت شاید آجکل کی آبادی کی ہو قادیان کی، اگر احمدی ہزاروں میں ہیں تو وہاں بھی تعداد بڑھی ہوگی، وسائل بھی پہلے سے بہت بہتر ہیں اور ذرائع بھی ہمارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں اب جماعت کا تعارف بھی مختلف ذرائع سے ہو رہا ہے لیکن جو کام کرنے والے ہیں جو واقفین زندگی ہیں اور مربیان ہیں ان کو انفرادی طور پر بھی اپنی کوششوں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ ماریں بھی پڑتی ہیں مخالفتیں بھی ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے حکمت سے تبلیغ کے کام کو آگے بڑھانا ہے انشاء اللہ۔ اس بات کو دنیا کے باقی ممالک کو بھی اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے کام کو کرنے اور اسے وسعت دینے کی ہمیں ہدایت فرمائی ہے یہ قرآن شریف کا بھی حکم ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا تھا لیکن ہمیں اس کیلئے اور مضبوط پلاننگ کرنے کی ضرورت ہے ہر جگہ ہر ملک میں تاکہ اس سے اس کام کو مزید وسعت دی جا سکے اور پھر تبلیغ کے ساتھ ان لوگوں کو سنبھالنا بھی ایک بہت بڑا کام ہے جو بیعتیں کر کے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔

پھر ایک واقعہ حضرت مصلح موعودؓ بیان کرتے ہیں جو خواجہ کمال الدین صاحب سے متعلق ہے کہ انہوں نے اپنے علم کو کس طرح بڑھایا تھا اور ان کے اچھے لیکچروں اور تقریروں کا راز کیا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ خواجہ کمال الدین صاحب کی کامیابی کی بڑی وجہ یہی تھی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کر کے ایک لیکچر تیار کرتے تھے پھر قادیان آ کر کچھ حضرت خلیفہ اوّل سے پوچھتے اور کچھ دوسرے لوگوں سے اور اس طرح ایک لیکچر مکمل کر لیتے۔ پھر اسے لے کر ہندوستان کے مختلف شہروں کا دورہ کرتے اور خوب کامیاب ہوتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ چاہئے بھی اسی طرح کہ جو لیکچرر ہوں ان کو مضامین خوب تیار کر کے دیئے جائیں اور وہ باہر جا کر وہی لیکچر دیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سلسلے کے مقصد کے مطابق تقریریں ہوں گی اور ہمیں یہاں بیٹھے بیٹھے پتا ہوگا کہ انہوں نے کیا بولنا ہے۔ اصل لیکچر وہی ہوں گے اس کے علاوہ اگر مقامی طور پر ضرورت ہو تو تائیدی لیکچروں کے طور پر وہ اور کچھ کسی مضمون پر بھی بول سکتے ہیں۔

پس یہ رہنما اصول مبلغین کے لئے بھی ہے اور داعین الی اللہ کے لئے بھی اور ان لوگوں کے لئے بھی جو علمی نشستوں میں جاتے ہیں۔ اگر لیکچر اس طرح تیار کیا گیا ہو تو بڑے بڑے پروفیسر اور بعض نام نہاد دین کے عالم اور بعض ایسے لوگ جو دین پر اعتراض بھی کرتے ہیں وہ بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ مربیان اور مبلغین کو جماعتوں کو جس طرح دیکھنا چاہئے وہ اس طرح بعض جگہ پر نہیں دیکھے جاتے یعنی افراد جماعت جو ہیں اپنے مربیان اور مبلغین کا اس طرح خیال لحاظ نہیں رکھتے جس طرح رکھنا چاہئے اور اس بارے میں بعض جگہ سے شکایتیں اب بھی آتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی میں کہوں گا کہ مربیان اور مبلغین پر یہ ذمہ داری بھی ہے اور یہ بات ان پر یہ ذمہ داری بھی ڈال رہی ہے کہ ان کو جماعتوں میں اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے علمی اور روحانی لحاظ سے بلند مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ کبھی کسی فرد جماعت کو ان کے متعلق کسی قسم کی غلط بات کہنے کی جرأت نہ ہو۔ بعض جگہ بعض انتظامی لوگ مربیان کے بارے میں غلط باتیں کر جاتے ہیں جہاں مربی اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے وہاں اس کے خلاف باتیں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔

پھر قبولیت دعا کا راز کیا ہے اور اس کی حکمت کو بتاتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس قسم کے نشان دکھانے آئے تھے اور ایسے بندے پیدا کرنا آپؑ کا ایک مقصد تھا جن کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ دنیا میں بڑے بڑے انقلابات پیدا کر دے۔ مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دعا کو ضرور قبول کر لیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صاحبزادہ مبارک احمد فوت ہوا، مولوی عبدالکریم صاحبؓ فوت ہوئے۔ آپؑ نے دعائیں بھی کیں مگر وہ فوت ہو گئے اور یہ بھی آپؑ کا ایک نشان ہے کیونکہ مرزا مبارک احمد صاحب کے متعلق آپ نے قبل از وقت بتا دیا تھا اور جب کوئی بات قبل از وقت کہہ دی جاتی ہے تو وہ نشان بن جاتی ہے۔ پس نہ تو یہ ہوتا ہے کہ ہر دعا قبول ہو جاتی ہے اور نہ ہی ہر دُعا ردّ ہوتی ہے۔ ہاں جو دعا قبول کرنے کا اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے وہ ضرور قبول ہوتی ہے اسے کوئی ردّ نہیں کر سکتا۔

حضور انور نے فرمایا: بعض چھوٹے چھوٹے مزید واقعات ہیں مثالیں ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے جو آپؓ نے بیان فرمائیں۔ اس میں سے ایک کبڑی کی مثال ہے حضرت صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک کبڑی کی مثال سنایا کرتے تھے اس کی کمر پر کُب نکلا ہوا تھا اس سے کسی نے پوچھا کہ آیا تو یہ چاہتی ہے کہ تیری کمر سیدھی ہو جائے یا باقی لوگ بھی کبڑے ہو جائیں۔ تو جیسا کہ بعض طبیعتیں ضدی ہوتی ہیں حسد بھی رکھتی ہیں اس نے آگے سے یہ جواب دیا کہ مدتیں گزر گئیں میں کبڑی ہی رہی اور لوگ میرے کبڑے پن پر ہنستے اور مذاق کرتے رہے۔ اب تو یہ سیدھا ہونے سے رہا اب تو بوڑھی ہو گئی میں، مزہ تو جب ہے کہ یہ لوگ سارے جو ہیں یہ بھی کبڑے ہوں اور میں بھی ان پر ہنس کے جی ٹھنڈہ کروں۔ تو کہتے ہیں کہ اس طرح کی بعض حاسد طبیعتیں ہوتی ہیں انہیں اس سے غرض نہیں ہوتی کہ ان کی تکلیف دور ہو جائے بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ دوسرا تکلیف میں مبتلا ہو جائے۔ پس ایسے حاسدوں سے بچنے کی بھی ہمیں ہر

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Harchowal Road, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad